WED.30.April 2025
VOLUME:20 NO:106
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4+4=8

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑاور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروزبدھ 30/اپریل 2025
جلد:20 شمارہ: 106
یکم/ذی العقدہ 1446ھ
قیمت 3=00روپئے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر:محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

وقف ترمیمی ایکٹ: سپریم کورٹ کا نئی عرضیوں پر سماعت سے انکار

زیر سماعت 5 درخواستوں کو ترجیح

نئی دہلی: 29/اپریل (ایجنسیز) سپریم کورٹ نے منگل کے روز وقف ایکٹ کو چیلنج کرنے والی درجن سے زائد نئی مفاد عامہ کی عرضیوں پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا۔ چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سنجیو کھنہ کی صدارت والی بینچ نے کہا کہ اس معاملے میں پہلے ہی پانچ درخواستوں کو سماعت کے لیے منظور کیا جا چکا ہے، لہٰذا اب مزید عرضیاں قبول نہیں کی جائیں گی۔ عدالت نے واضح طور پر کہا کہ بیشتر عرضیاں ایک دوسرے سے مماثلت رکھتی ہیں اور کچھ تو مکمل طور پر نقل کی گئی ہیں۔ بنچ نے کہا کہ اگر کسی درخواست گزار کے پاس کوئی نیا یا اضافی قانونی جواز ہے، تو وہ پہلے سے جاری معاملے میں مداخلت کی درخواست کے طور پر دائر کر سکتا ہے۔ چیف جسٹس نے صاف لفظوں میں کہا، "ہم اس معاملے میں مزید کوئی نئی عرضی نہیں سننا چاہتے۔" اس کے ساتھ ہی عدالت نے تمام نئی عرضیاں مسترد کر دیں۔ مسترد کی گئی ان عرضیوں میں کئی اہم شخصیات اور تنظیمیں شامل تھیں، جن میں کانگریس کے رکن پارلیمان عمران پرتاپ گڑھی، ترنمول کانگریس کے رکن ڈیریک او برائن، جموں و کشمیر کی پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی)، مسلم ایڈووکیٹس ایسوسی ایشن اور آل ریلیجیس انفینیٹی موومنٹ جیسے ادارے شامل تھے۔ یہ عرضیاں وقف ایکٹ میں حالیہ ترامیم کی آئینی حیثیت اور بعض دفعات پر سوال اٹھا رہی تھیں۔ درخواست گزاروں کا مؤقف تھا کہ وقف ایکٹ کے تحت دیے گئے اختیارات اور انتظامی طریقہ کار آئینی اصولوں سے متصادم ہیں۔ عدالت کے اس فیصلے کو وقف ایکٹ سے متعلقہ تنازعات کے سلسلے میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ بنچ نے اس بات پر زور دیا کہ پہلے سے منظور شدہ پانچ عرضیوں کو ترجیحی بنیادوں پر تصفیہ جائے گا تاکہ جلد اور واضح فیصلہ سامنے آ سکے۔ عدالت کا یہ بھی کہنا تھا کہ بار بار ایک جیسی نوعیت کی عرضیاں داخل ہونے سے عدالتی نظام پر غیر ضروری دباؤ پڑتا ہے اور انصاف کے عمل میں تاخیر ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ وقف ایکٹ کو لے کر ملک بھر میں مختلف حلقوں کی جانب سے مسلسل سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ کئی عرضیوں میں اس قانون کو آئین کے خلاف قرار دیتے ہوئے مکمل طور پر منسوخ کرنے کی مانگ کی گئی ہے۔

احمد آباد: غیر قانونی بنگلہ دیشیوں پر بڑی کارروائی

جھیل کے پاس بنی بستی پر چلا بلڈوزر، 800 افراد گرفتار

احمد آباد: 29/اپریل (ایجنسیز) پہلگام حملے کے بعد ملک کی کئی ریاستوں کی پولیس غیر قانونی پناہ گزینوں کے خلاف سخت کارروائی کر رہی ہے۔ حال ہی میں گجرات پولیس نے سورت اور احمد آباد سے 1000 سے زیادہ بنگلہ دیشی شہریوں کو گرفتار کیا تھا۔ وہیں اب پولیس نے چندولا جھیل کے پاس بنی بنگلہ دیشی بستی پر کارروائی کی ہے۔ چندولا جھیل کے آس پاس بنی سبھی جھگی-جھونپڑیوں کو زمیں دوز کر دیا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس پورے علاقے میں غیر قانونی بنگلہ دیشی پناہ گزیں رہتے تھے۔ ایسے میں پولیس نے بلڈوزر کارروائی کرتے ہوئے 800 سے زیادہ لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ کارروائی کے دوران پولیس افسروں کو 2000 اسکوائر یارڈ علاقے میں پھیلا ایک عالیشان فارم ہاؤس ملا، جو جھگیوں کے بیچ کھڑا تھا۔ ابتدائی جانچ میں اس کی ملکیت للا بہاری نامی ایک شخص کے نام پائی گئی ہے جو کارروائی سے پہلے فرار ہو گیا۔ فارم ہاؤس کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اسے فوری طور پر منہدم کر دیا گیا ہے۔ پولیس کے ذریعہ چنڈولا تالاب علاقے اور آس پاس کے علاقوں میں کی گئی چھاپہ ماری میں اب تک 890 مشتبہ لوگوں کو حراست میں لیا گیا ہے۔ ان میں سے 143 لوگوں کی پہچان بنگلہ دیشی شہری کے طور پر ہوئی ہے۔ حراست میں لیے گئے سبھی لوگوں کے دستاویز کی جانچ کی جا رہی ہے۔ کئی لوگوں کے پاس سے ہندوستانی آدھار کارڈ بھی برآمد ہوئے ہیں جس کی تصدیق کی جا رہی ہے۔ پولیس نے ان لوگوں کے موبائل ضبط کر لیے ہیں اور ڈیجیٹل ڈاٹا کی پڑتال کی جا رہی ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق جن لوگوں کے پاس قانونی ہندوستانی دستاویز نہیں پائے جائیں گے انہیں قانونی عمل کے تحت ان کے ملک واپس بھیجنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ ریاستی حکومت کی واضح ہدایت ہے کہ کسی بھی غیر قانونی شہری کو ریاست میں رہنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ واضح رہے کہ پہلگام حملے کے بعد وزیر داخلہ امیت شاہ نے سبھی ریاستوں کو ہدایت جاری کرتے ہوئے غیر ملکی شہریوں کی پہچان کرنے اور غیر قانونی طور سے رہ رہے لوگوں کو واپس بھیجنے کے عمل کو تیز کرنے کو کہا تھا۔ اسی سلسلے میں گجرات حکومت نے ریاست بھر میں بڑے پیمانے پر مہم شروع کی ہے۔

کرکٹ میچ: 'پاکستان زندہ باد' کا نعرہ لگانے والے شخص کا مار مار کر قتل

بنگلورو: کرناٹک کے وزیر داخلہ ڈاکٹر جی پرمیشورا نے منگل کو کہا کہ منگلورو میں ایک مقامی کرکٹ میچ کے دوران ایک شخص کو اس وقت مار مار کر قتل کر دیا جب اس نے مبینہ طور پر "پاکستان زندہ باد" کے نعرے لگائے جس سے تماشائی مشتعل ہو گئے۔ پولیس نے واقعہ کے سلسلے میں تقریباً 12 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ ابتدائی اطلاع کے مطابق جھگڑا اس وقت شروع ہوا جب اس شخص کو میچ کے دوران مبینہ طور پر نعرے لگاتے ہوئے سنا گیا۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ لوگوں کے ایک گروپ نے پرتشدد ردعمل کا اظہار کیا اور موقع پر موجود شخص پر حملہ کر دیا۔ ابتدائی طور پر خیال کیا جا رہا تھا کہ اس شخص کی جائے وقوعہ پر ہی موت ہو گئی لیکن بعد میں افسران نے تصدیق کی کہ متاثرہ شخص اپنے زخموں سے صدمے میں چلا گیا اور پھر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکار جائے وقوعہ پر پہنچے اور متعدد مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا۔ ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ ایک مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور واقعات کی ترتیب کا پتہ لگانے اور نعرے کے دعوے کی صداقت کی تصدیق کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔ مرنے والوں کی شناخت ابھی تک ظاہر نہیں کی گئی ہے اور حکام نے ابھی تک ملوث افراد کے فرقہ وارانہ پس منظر کی تصدیق نہیں کی ہے۔ اس واقعہ پر ردعمل پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر پرمیشورن نے عوام سے پرسکون رہنے اور قبل از وقت نتائج اخذ کرنے سے گریز کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ "مجھے ایک مقامی کرکٹ میچ کے دوران ہونے والی موب لنچنگ کے بارے میں اطلاع ملی۔ مجھے بتایا گیا کہ وہ شخص 'پاکستان زندہ باد' کے نعرے لگا رہا تھا۔ جب لوگوں نے یہ سنا تو انہوں نے اسے مارا پیٹا۔" انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں اب تک 10 سے 12 لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔ وزیر داخلہ نے واضح کیا کہ شخص کی موت فوری طور پر نہیں ہوئی بلکہ بعد میں صدمے کی وجہ سے موت واقع ہوئی۔ مسٹر پرمیشورا نے تحمل کی ضرورت پر زور دیا جب تک کہ حقائق پوری طرح سے ثابت نہیں ہو جاتے۔ انہوں نے کہا کہ "اس وقت، ہمارے پاس اس بارے میں مکمل وضاحت نہیں ہے کہ اصل میں کیا ہوا یا کون سی کمیونٹیز اس میں شامل تھیں۔ اس لیے ابھی کوئی قیاس کرنا نامناسب ہوگا۔" وزیر داخلہ نے کہا کہ کرناٹک ہمیشہ پرامن ریاست رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "اس طرح کے واقعات یہاں یا کہیں بھی نہیں ہونے چاہئیں۔ میں عوام سے امن اور صبر برقرار رکھنے کی اپیل کرتا ہوں۔ حکام کو مکمل تحقیقات کرنے دیں۔ حکومت اس معاملے کو بہت سنجیدگی سے لے رہی ہے۔"

مہاراشٹر: پہلگام حملہ میں ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ کو 50-50 لاکھ روپے معاوضہ دینے کا اعلان

ممبئی: 29/اپریل (ایجنسیز) 22 اپریل کو جموں و کشمیر کے پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملہ نے پورے ملک کو رنج والم میں مبتلا کر دیا تھا۔ اس حملے میں 26 افراد کی جان چلی گئی تھی، جن میں 6 کا تعلق مہاراشٹر سے تھا۔ مہاراشٹر کی دیویندر فڑنویس حکومت نے ان مہلوکین کو معاشی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج ہوئی کابینہ میٹنگ میں مہلوکین کو خراج عقیدت پیش کیے جانے کے بعد اعلان کیا گیا کہ مہلوکین کے گھر والوں کو حکومت کی طرف سے 50-50 لاکھ روپے کا معاوضہ دیا جائے گا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق مہلوکین کے کنبوں کو 50 لاکھ روپے کی معاشی مدد کے ساتھ ساتھ ریاستی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ان کنبوں کی تعلیم اور روزگار پر توجہ دے گی۔ اس حملے میں ہلاک پونے کے سنتوش جگدالے کی بیٹی کو سرکاری ملازمت دیے جانے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کا اعلان وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے آج کابینہ میٹنگ کے دوران ہی کی۔ واضح رہے کہ مہاراشٹر کے جن 6 افراد کی موت پہلگام حملے میں ہوئی ہے، ان میں پونے کے سنتوش جگدالے کے ساتھ ساتھ ڈومبیولی کے رہنے والے 3 بھائی تولے مونے، سنجے لیلے اور ہیمنت جوشی، پونے کے کوستبھ گنبوٹے اور نوی ممبئی کے دلیپ دیسلے شامل ہیں۔ این سی پی-ایس پی کے سربراہ شرد پوار نے گزشتہ دنوں دہشت گردانہ حملہ میں مارے گئے کوستبھ گنبوٹے کی فیملی سے ملاقات کی تھی۔ گنبوٹے کی بیوی شسر وناراِئن نے شرد پوار کو بتایا کہ کس طرح وہ پورا خوفناک اور قاتلانہ حملہ سیاحوں پر کیا گیا تھا۔

سنجیو بھٹ کو سپریم کورٹ سے جھٹکا، حراستی موت کے کیس میں ضمانت مسترد

عمر قید کے خلاف اپیل پر جلد سماعت کا عندیہ

نئی دہلی: گجرات کے سابق آئی پی ایس افسر سنجیو بھٹ کو سپریم کورٹ سے قانونی جھٹکا لگا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے 1990 کے ایک حراستی موت کے معاملے میں سنجیو بھٹ کی طرف سے دائر کی گئی ضمانت کی درخواست کو مسترد کر دیا ہے۔ تاہم، عدالت نے ان کی عمر قید کی سزا کے خلاف دائر اپیل پر جلد سماعت کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا پر مشتمل دو رکنی بنچ نے منگل کو واضح طور پر کہا کہ سنجیو بھٹ کی ضمانت کی درخواست کو مسترد کیا جاتا ہے۔ اس فیصلے کا اپیل کی سماعت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اپیل کی سماعت جلد کی جائے گی۔" یاد رہے کہ سنجیو بھٹ کو 1990 کے اس کیس میں قصوروار قرار دیا گیا تھا جس میں ایک شخص پولیس حراست میں ہلاک ہو گیا تھا۔ جولائی 2019 سے وہ اس مقدمے میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ سنجیو بھٹ نے عدالت سے یہ درخواست کی تھی کہ ان کی سزا پر عمل درآمد کو روکا جائے اور انہیں ضمانت دی جائے، مگر عدالت نے ان کے دلائل کو تسلیم نہیں کیا۔ یہ پہلا موقع نہیں جب سنجیو بھٹ کو سپریم کورٹ سے منفی جواب ملا ہو۔ گزشتہ سال اکتوبر میں بھی عدالت نے ان پر تین لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا تھا۔ اس وقت جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس راجیش بندل کی بنچ نے ہدایت دی تھی کہ یہ رقم گجرات ہائی کورٹ ایڈووکیٹس ویلفیئر فنڈ میں جمع کرائی جائے۔ سماعت کے دوران جسٹس ناتھ نے سنجیو بھٹ کے وکیل سے سوال کیا تھا، "آپ کتنی بار سپریم کورٹ آ چکے ہیں؟ کم از کم ایک درجن مرتبہ؟" سنجیو بھٹ پر ایک اور سنگین الزام بھی ہے۔

شرعی عدالتوں اور فتووں کی کوئی قانونی منظوری نہیں ہے: سپریم کورٹ

نئی دہلی: 29/اپریل (ایجنسیز) سپریم کورٹ نے پیر کو اس بات کا اعادہ کیا کہ قاضی عدالت※، دارالقضا※، شرعی عدالت یا اس سے ملتی جلتی کسی بھی تنظیم کو ہندوستانی قانون کے تحت تسلیم شدہ حیثیت حاصل نہیں ہے اور ان کے فیصلے قانونی طور پر نافذ نہیں ہوتے ہیں۔ جسٹس سدھانشو دھولیا اور احسان الدین امان اللہ کی بنچ نے وشولوچن مدن بمقابلہ یونین آف انڈیا میں 2014 کی نظیر کا حوالہ دیا جس میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ شرعی عدالتوں اور فتووں کی کوئی قانونی منظوری نہیں ہے۔ عدالت ایک خاتون کی جانب سے دائر اپیل کی سماعت کر رہی تھی۔ درخواست میں الہ آباد ہائی کورٹ کی جانب سے فیملی کورٹ کے فیصلے کی توثیق کو چیلنج کیا گیا تھا جس میں اسے کفالت دینے سے انکار کیا گیا تھا۔ فیملی کورٹ نے اپنے نتائج کو جزوی طور پر قاضی عدالت※ کے سامنے پیش کیے گئے معاہدے پر رکھا تھا۔ جسٹس امان اللہ نے ریمارکس دیے کہ جن لاشوں کی شناخت 'قاضی کی عدالت'، 'دارالقضا' یا 'شرعی عدالتوں' کے نام سے کی گئی ہے، ان کی کوئی بھی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ اس کیس میں اپیل کنندہ بیوی اور مدعا علیہ شوہر دونوں نے 24 ستمبر 2002 کو اسلامی رسوم و رواج کے مطابق دوسری شادی کی۔ 2005 میں، شوہر نے بھوپال میں قاضی کی عدالت※ سے پہلے طلاق کی کارروائی شروع کی، جسے 22 نومبر 2005 کو سمجھوتہ ہونے کے بعد خارج کر دیا گیا۔ تاہم، سال 2008 میں، شوہر نے دوبارہ دارالقضا※ کے سامنے طلاق کی درخواست دائر کی۔ تقریباً اسی وقت بیوی نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 125 کے تحت کفالت کے لیے فیملی کورٹ سے رجوع کیا۔ بعد ازاں 2009 میں شوہر نے دارالقضا※ کی طرف سے طلاق کے بعد طلاق نامہ کا باقاعدہ طور پر تیار کر لیا۔ فیملی کورٹ نے اہلیہ کی کفالت کی درخواست مسترد کر دی۔ یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ ازدواجی انتشار اور بعد ازاں علیحدگی کی وجہ تھی اور خود شوہر نے اسے نہیں چھوڑا تھا۔ عدالت نے یہ بھی استدلال کیا کہ چونکہ یہ دونوں فریقین کی دوسری شادی تھی اس لیے جہیز کے مطالبہ کا کوئی امکان نہیں تھا۔ اس دلیل کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ نے کہا" یہ تصور کہ دوسری شادی خود بخود جہیز کی مانگ کے خطرے کو ختم کر دیتی ہے، دونوں فرضی اور بغیر کسی قانونی بنیاد کے ہیں۔ عدالتی نتائج میں اس طرح کی دلیل کی کوئی جگہ نہیں ہے۔" عدالت عظمیٰ نے تصفیہ ڈیڈ پر فیملی کورٹ کی طرف سے کئے گئے انحصار کو بھی خارج کر دیا۔ عدالت نے پایا کہ 2005 میں طے پانے والے تصفیے میں اپیل کنندہ کی بیوی کی طرف سے کسی غلطی کے اعتراف کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ اس کے بجائے، یہ صرف فریقین کی طرف سے پرامن طریقے سے ایک ساتھ رہنے کے باہمی فیصلے کی عکاسی کرتا ہے۔ فیملی کورٹ کے فیصلے کو ایڈہاک قرار دیتے ہوئے عدالت عظمیٰ نے کہا کہ اپیل کنندہ کے دعوے کی برخاستگی معاہدے کی غلط تشریح پر مبنی تھی اور اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ نتیجے کے طور پر عدالت نے جواب دہندگان شوہر کو اپیل کنندہ کی بیوی کو کفالت کے لئے 4,000 روپے ماہانہ دینے کا حکم دیا جو اس تاریخ سے نافذ ہوگا جس دن اس نے راحت کے لیے اپنی اصل درخواست دائر کی تھی۔

ہائی کورٹ سے روینہ ٹنڈن، فرح خان اور کارتی سنگھ کو راحت

پولیس کارروائی پر 14 جولائی تک روک

ہریانہ: 29/اپریل (ایجنسیز) بالی ووڈ اداکارہ روینہ ٹنڈن، فلمساز و کوریوگرافر فرح خان اور کامیڈین آرتی سنگھ کو پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ سے بڑی راحت ملی ہے۔ عدالت نے ان کے خلاف جاری پولیس نوٹس پر 14 جولائی 2025 تک روک لگا دی ہے۔ ان تینوں فن کاروں پر ایک شو کے دوران عیسائی فرقہ کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا الزام تھا۔ یہ معاملہ سال 2019 کا ہے جب فرح خان نے بیک بنچرس نامی ایک شو کو ہوسٹ کیا تھا۔ اس شو میں سیلیبریٹیز کو مدعو کر کے ان کے جنرل نالج کا امتحان لیا جاتا تھا۔ شکایت کنندہ کے مطابق اس شو میں ان لوگوں نے 'ہلے لوجاہ' لفظ کا موازنہ ایک غیر مہذب لفظ سے کرتے ہوئے عیسائی فرقہ کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی تھی۔ اس کی وجہ سے سال 2020 میں ان تینوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی تھی۔ پیر کو جسٹس منیش بترا کی سنگل بنچ اس معاملے کی سماعت کر رہی تھی۔ سماعت کے دوران عرضی دہندگان کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ متعلقہ افسروں کے ذریعہ بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 35 کے تحت نوٹس جاری کر انہیں جانچ میں شامل ہونے کے لیے کہا گیا ہے۔ اس پر عدالت نے حکم دیا کہ اگلی سماعت 14 جولائی 2025 تک پولیس کی طرف سے عرضی دہندگان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ عرضی دہندگان کی طرف سے عدالت کے سامنے موقف پیش کیا گیا کہ جس پروگرام کی بنیاد پر یہ معاملہ درج کیا گیا ہے۔

کرن رجیجو نے محفوظ، بابرکت، روحانی اور خوشحال سفر حج کے لئے نیک خواہشات پیش کی

نئی دہلی۔ 29/اپریل۔ ایم این این۔ اقلیتی اور پارلیمانی اُمور کے مرکزی وزیر جناب کرن رجیجو نے حج کے مقدس سفر پر جانے والے تمام 1,22,518 عازمین کو اپنی دلی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ حج کے لئے لکھنؤ سے 288 اور حیدرآباد سے 262 عازمین کے ساتھ اولین پروازیں روانہ ہوئیں۔ اپنی ایکس پوسٹ میں، مرکزی وزیر نے ٹوئٹ کیا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں حکومت ہند ایک ہموار اور بغیر کسی رکاوٹ کے سفر حج کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے ایک محفوظ، بابرکت، روحانی اور خوشحال سفر حج کے لیے دعا کی۔

اوقاف کے تحفظ کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کیلئے تیار رہیں

امارت شرعیہ میں منعقد حضرات قضاۃ کی میٹنگ سے حضرت امیر شریعت کا فکر انگیز خطاب

پھلواری شریف: (پریس ریلیز): 29/اپریل: امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے مرکزی و ذیلی دارالقضاء کے قضاۃ، علماء و فقہاء کے منتخب مجمع سے خطاب کرتے ہوئے امیر شریعت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ نے فرمایا کہ امارت شرعیہ کے نظام قضاء کی بنیاد شرعی اصولوں اور اس کی کارروائی دستور ہند کی روشنی میں مکمل کی جاتی ہے، جس کی وجہ سے یہاں کے فیصلوں کو قدر و احترام کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے، انہوں نے حضرات قضاۃ کی خدمات کی تحسین کرتے ہوئے اس نظام کو زیادہ مستحکم کرنے پر توجہ دلائی، حضرت امیر شریعت نے فرمایا کہ ہمارے بزرگوں نے امارت شرعیہ کے پورے نظام کو فکر اسلامی کے سانچے میں ڈھالا ہے، تاکہ کلمہ کی بنیاد پر تمام مسلمان ایک امیر کے ماتحت ایک امت اور ایک جماعت بن کر زندگی گزاریں، جو لوگ فکر اسلامی سے انحراف کرتے ہیں یا عصبیت کی بنیاد پر ملت کو گروہوں میں بانٹتے ہیں ان کیلئے حدیث شریف میں سخت وعید آئی ہے، امارت شرعیہ کا صرف ایک ہی رنگ ہے اور وہ ہے صبغۃ اللہ، علاقائی اور گروہی عصبیت کے لئے امارت شرعیہ میں کوئی گنجائش نہیں ہے، حضرت امیر شریعت نے وقف ترمیمی ایکٹ 2025ء کے خلاف احتجاجی مظاہرے کو کامیاب بنانے کے لئے امن پسند غیر مسلم بھائیوں کو جوڑنے کی ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ اس متنازعہ وقف ترمیمی قانون کے نفاذ سے برادران وطن کو بھی نقصان پہونچنے والا ہے، کیونکہ ملک کی بیشتر یونیورسٹیاں، کالج، سرکاری اسکولوں کی عمارتیں وقف کی جائدادوں پر کھڑی ہیں، متعدد سرکاری اسپتال قائم ہیں، اگر یہ قانون نافذ ہوتا ہے تو غیر مسلموں کے بچے بھی تعلیم سے محروم ہو جائیں گے، نیز امراض کے علاج کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھائیں گے، جس سے انسانی معاشرہ کو نقصان پہونچے گا، مولانا مظہر الحق یونیورسٹی کے تحت 32 B.Ed کالج چل رہے ہیں، یہ سارے تعلیمی ادارے بری طرح متاثر ہوں گے، حضرت امیر شریعت نے فرمایا کہ بہار میں 45103 چھوٹے بڑے گاؤں ہیں جہاں اب بھی O.B.C اور شیڈول کاسٹ کے غیر مسلم بھائی کنویں سے پانی نکالتے ہیں اور اپنی تشنگی بجھاتے ہیں، یہ سب کنویں وقف کے ہیں، اگر وقف کا قانون نافذ ہوتا ہے تو وہ پانی سے محروم ہو جائیں گے، حضرت نے فرمایا کہ تمام انسان بلاتفریق مذہب و ملت برابری کا حق رکھتے ہیں، یہ برابری کا اصول و پیغام خانقاہوں اور آستانوں سے ملا، انہیں وجوہات کی بنیاد پر ہم وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف ہیں، اس سے ملک میں انارکی اور بدامنی پھیلے گی جو کہ ملک کی گنگا جمنی تہذیب کے خلاف ہے، امارت شرعیہ کے جملہ قضاۃ کی یہ خصوصی نشست 29 اپریل 2025ء کو امارت شرعیہ کے کانفرنس ہال میں حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی امیر شریعت بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال کے 90 سے زیادہ حضرات قضاۃ و علماء نے شرکت کی جس میں اپنے صدارتی خطاب میں حضرت امیر شریعت نے مزید فرمایا کہ قانون شریعت کے تحفظ و بقا کیلئے ہمیں ہر طرح کی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے، نہ F.I.R. سے ڈرنا ہے اور نہ ہی کسی خارجی چیلنج سے گھبرانا ہے، بلکہ ایمانی قوت اور عزم و حوصلہ سے حالات کا مقابلہ کرنا ہے، امارت شرعیہ کے قائم مقام ناظم مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی نے حضرات قضاۃ کا دل کی گہرائیوں سے استقبال کرتے ہوئے فرمایا کہ قاضی حضرات کو پیش آنے والی دشواریوں کو بلاتاخیر حل کرنے کی کوشش کی جائے گی، کیونکہ کار قضاء امارت شرعیہ کی اساس اور بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے، انہوں نے قضاۃ حضرات کے خدمات کو سراہتے ہوئے سمع و طاعت کے جذبے سے فکر امارت کو قوت بخشنے کی ترغیب دلائی، اس موقعہ پر انہوں نے 29 مارچ 2025 کو پیش آنے والے قضیہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حوصلہ کے ساتھ کام کرنے پر زور دیا، امارت شرعیہ کے قاضی شریعت مولانا محمد انظار عالم قاسمی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو قضا جیسے ممتاز عہدہ سے سرفراز فرمایا، اس نسبت سے بھی ہم لوگ عزت و احترام سے دیکھے جاتے ہیں، ہم سب کو اپنے منصب کا خیال رکھنا ہے اور متحد و منظم ہو کر ناگفتہ بہ حالات کا مقابلہ کرنا ہے، آج ہم سب عہد و پیمان کرتے ہیں امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی کی سمع و طاعت میں زندگی گذاریں گے اور ہر طرح کے فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے، مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی، نائب ناظم نے کہا کہ ذیلی دارالقضاء کے قضاۃ حضرات علاقے کی مساجد میں خطاب کریں اور مسلمانوں سے عائلی تنازعات کے فیصلے کے لئے دارالقضاء کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دیں، قاضی انور قاسمی قاضی شریعت رانچی نے کہا کہ قاضی حضرات کو خاص طور پر تہمت کی جگہوں سے پرہیز کرنا ہے، اگر کوئی شخص امارت شرعیہ کا بدخواہ ہو یا ملت کو نقصان پہونچانے والا ہو ایسے لوگوں سے قاضی حضرات کو اختلاط سے احتراز کرنا ہی بہتر ہے، مولانا محمد سہراب ندوی، نائب ناظم نے وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف جاری تحریک کی تفصیلات بیان کیں اور جن مقامات پر پروگرام ہونے والے ہیں ان کا تذکرہ کیا اور کہا کہ امارت شرعیہ کے قاضی حضرات کی توجہ کے بغیر کسی تحریک کو کامیاب و بامقصد بنانا بہت دشوار ہے، مزید انہوں نے تنظیمی ڈھانچہ کو مضبوط کرنے کی یقین دہانی بھی کرائی، قاضی سہیل اختر قاسمی نائب قاضی مرکزی دارالقضاء نے سابقہ تجاویز پر عمل درآمد کی رپورٹ پیش کی اور مختلف ایجنڈوں کے تحت علمی مباحثہ میں حصہ لیا، قاضی سعود عالم قاسمی قاضی جمشید پور نے میرج سرٹیفکٹ اور خلع نامہ و دیگر کاغذات کی تعمیل پر قانونی گفتگو کی۔

مودی کے بغیر سر والے پوسٹر پر تنازعہ

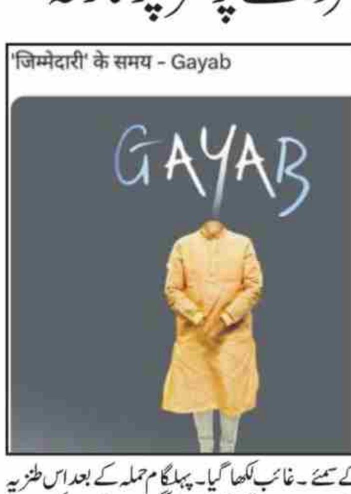

نئی دہلی (آئی اے این ایس) بی جے پی کے قومی ترجمان پردیپ بھنڈاری نے منگل کے دن کانگریس پارٹی کو اس کی حالیہ سوشل میڈیا پوسٹ کے لئے سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے اسے ملک دشمن قرار دیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ کانگریس کو پاکستان سے احکامات مل رہے ہیں۔ تنازعہ اس وقت شروع ہوا جب کانگریس کے آفیشیل ہینڈل نے پیر کے دن ایک امیج پوسٹ کی جس میں کرتا۔ چوڑی دار پائجامہ پہنے ایک شخص کو دکھایا گیا جس کی گردن یا سر نہیں ہے۔ نیچے کیپشن میں ذمہ داری کے سمئے۔ غائب لکھا گیا۔ پہلگام حملہ کے بعد اس طنزیہ امیج پر آن لائن بحث چھڑ گئی۔ بی جے پی ترجمان نے کہا کہ آج کانگریس پاکستان کی ڈیپ اسٹیٹ کی آلہ کار بن گئی ہے۔ سابق پاکستانی وزیر فواد چودھری نے اس ٹویٹ پر کمینٹ کیا اور اسے ری ٹویٹ کیا۔ پردیپ بھنڈاری نے کہا کہ سدارامیا ہندوستان سے زیادہ پاکستان میں مقبول ہیں۔ جموں و کشمیر میں کانگریس کے صدر نے پاکستان سے بات چیت کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ سیف الدین سوز نے کہا کہ پاکستان پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

فوری ضرورت ہے

چار مہینہ کے بچہ کو سنبھالنے کے لیے (میڈ) دایہ کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند امیدوار حسب ذیل موبائل نمبرس پر ربط قائم کریں۔ مناسب تنخواہ دی جائے گی
7020212433
9158905150

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
30 April 2025

اورنگ آباد بیڑ اور حمید سہروردی

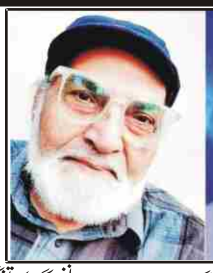

ڈاکٹر سہیل بیابانی
(اورنگ آباد)

ازل سے آج تک ابن آدم ہجرت کرتا آیا ہے۔ وہ ناکردہ گناہوں کی پاداش میں دنیا میں بھٹک رہا ہے گوتم بدھ شاہی محل سے امن اور نروان کی تلاش میں نکل جاتے ہیں الطاف حسین حالی کو علم کی تشنگی دہلی کھینچ لائی۔ دہلی میں انھیں غالب جیسا شاعر شبلی نعمانی جیسا رفیق اور سرسید احمد خان جیسے عالم سے ملاقات ہوئی انھیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ الطاف حسین حالی کی طرح حمید سہروردی نے دلی نہ جاکر دکن کی" پرانی دِلّی" اورنگ آباد کا رخ کیا۔ طالب علمی کے زمانے سے ہی لکھنے لکھانے کا شوق تھا۔ اورنگ آباد کے قلم کار انھیں جانتے تھے۔ ایم اے اردو کرنے کی غرض سے انھوں نے مراٹھواڑہ یونی ورسٹی میں داخلہ لیا۔ بشر نواز افسانہ نگار کی حیثیت سے انھیں جانتے تھے۔ انھوں نے وائس چانسلر سے سفارش کرکے ان کی فیس معاف کروادی۔ یہاں ان کا پروفیسر صادق اور دیگر ساتھیوں کا ساتھ رہا۔ ان کو اورنگ آباد میں ادبی محفلوں میں شرکت کا موقع ملا۔ ڈاکٹر عصمت جاوید جیسے استاد ملے۔ اورنگ آباد قیام کے دوران حمید سہروردی کی ملاقات جوگندر پال سے ہوئی ایک دن قاضی سلیم کے پاس جوگندر پال حمید سہروردی اور ڈاکٹر عصمت جاوید کسی موضوع پر گفتگو کررہے تھے کہ بشر نواز وہاں پہنچے اور کہنے لگے آج کل جوگندر پال بڑے اچھے افسانے لکھ رہے ہیں جوگندر پال پر پی ایچ ڈی ہونا چاہیے اور حمید سہروردی سے مخاطب ہوکر کہنے لگے تم نے ایم اے کرلیا ہے۔ اب عصمت جاوید کی زیر نگرانی جوگندر پال پر پی ایچ ڈی کرلیں تو بہت اچھا ہوگا۔ ڈاکٹر عصمت جاوید کسی کی دل آزاری کرنا نہیں جانتے تھے۔ وہ خاموش ہوگئے آخرکار جوگندر پال کی افسانہ نگاری پر حمید سہروردی نے پی ایچ ڈی کے لیے تحقیقی موضوع رجسٹر کروایا ایک مرتبہ عصمت جاوید کہنے لگے" جوگندر پال ابھی پکا نہیں اس پر حمید سہروردی کیا تحقیقی کام کرے گا" اور کچھ ہوا بھی ایسا ہی جوگندر پال دھڑا دھڑ افسانے لکھتے گئے اور حمید سہروردی ان کا تعاقب کرتے گئے کبھی کبھی یہ ہوتا کہ وہ جوگندر پال پر تحقیقی کام شروع کرنا چاہتے اور ان کا کوئی نیا افسانہ وجود میں آتا اور تحقیقی کام پس پشت چلا جاتا برسوں یہ سلسلہ جاری رہا۔ عصمت جاوید زندگی کے آخری پڑاو پر تھے ملازمت کے سلسلے میں خاکسار بھی وطن سے دور اودگیر جاچکا تھا اورنگ آباد پہنچنے پر استاد محترم عصمت جاوید سے ملاقات کے دوران حمید سہروردی کے تحقیقی کام مکمل نہ ہونے کی شکایت کرتے آخر آخر میں تو یہ کہنے لگے کہ ایک حمید سہروردی کا تحقیقی مقالہ مکمل ہوجائے اور میری بیٹی کی شادی ہوجائے اس سے بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ حمید سہروردی انھیں کس قدر عزیز رہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حمید سہروردی کو پی ایچ ڈی کے دم چھلے کی ضرورت نہیں تھی وہ اس سے بھی بہت آگے جاچکے تھے۔ حمید سہروردی اور خاکسار نے عصمت جاوید کی زیر نگرانی پی ایچ ڈی کے مقالے مکمل کئے اس اعتبار سے ہم دونوں گرو بھائی کہلائے جاسکتے ہیں۔ ایم اے پاس کرنے کے بعد حمید سہروردی کو کے ایس کے کالج بیڑ مہاراشٹر میں ملازمت مل گئی۔ کے ایس کے کالج بیڑ میں عارضی ملازمت کا اشتہار نکلنے پر میں وہاں گیا بیڑ میں میں صرف شاہ حسین نہری صاحب کو جانتا تھا ان کے دولت کدے پر حاضر ہوا۔ انھوں نے ملاقات پر خوشی کا اظہار کیا میں نے ان سے کہا کہ میں اس شہر میں اجنبی ہوں انٹرویو کی غرض سے آیا ہوں۔ میں نے منسٹر کا سفارشی لیٹر کالج کے چیئر پرسن کے نام لایا ہوں۔ شاہ صاحب کی اصول پسندی اور سخت گیری کا مجھے علم تھا میں نے ان سے کہا کہ یہ آپ کے اصول اور مزاج کے خلاف ہے دور سے مجھے چیئر پرسن کا بنگلہ بتادیجیے۔ یہ سن کر شاہ صاحب سنجیدہ ہوگئے اور کچھ دیر بعد مجھ سے کہنے لگے"تم اللہ تعالی کی مرضی کے خلاف شخصی سہاروں کی بدولت ملازمت حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ نہیں چاہے گا تو تمھارا کام نہیں ہوگا اور اگر اللہ چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت تمھیں ملازمت کے حصول سے نہیں روک سکتی میں نے کہا آپ کا کہنا ٹھیک ہے آئندہ سے ایسا نہیں کروں گا یہ سن کر وہ چلنے کے لیے راضی ہوگئے راستے میں کہنے لگے"کوئی چیز وقت سے پہلے اور مقدر سے زیادہ ملی ہے نہ ملے گی"

بیڑ

میں ملازمت کے دوران پتا چلا کہ حمید سہروردی کے تین چار احباب خاص الخاص ہیں شاہ حسین نہری ایڈوکیٹ خواجہ منظور الدین احسن یوسف زئی اور رؤف صادق۔ شاہ حسین نہری اسلامی اصولوں کی سختی سے پابندی کرتے اگر امتحان ہال میں ان کی ڈیوٹی لگادی جائے تو وہ کسی کو نقل نہیں کرنے دیتے چاہے ان کی اولاد ہی کیوں نہ ہو۔ فجر کی نماز کے بعد مسجد میں درس قرآن دیتے حمید سہروردی خاکسار اور ڈاکٹر سید فرید احمد نہری موجود ہوتے۔ ایڈوکیٹ خواجہ منظور الدین نواب تو نہیں تھے لیکن ان کا مزاج اور ذوق نوابی تھا۔ موسیقی کے بے حد رسیا تھے۔ فنون لطیفہ کا ذوق زمین داری جاگیرداری جانے کے باوجود رکھتے تھے۔ گھر پر ریڈیو گرام اور ایل پی سے نغمگی کی تشنگی کا سامان کرلیتے۔ وہ جب بھی اورنگ آباد آتے ایچ ایم وی کا نیا گرام فون ریکارڈ لے کر آتے۔ حمید سہروردی بھی اورنگ آباد کے بک اسٹالوں سے کتابیں خریدنے کے علاوہ پیٹھن گیٹ کے قریب سویت یونین بک اسٹال پر ضرور جاتے اور کتابیں خریدتے۔ حمید سہروردی کو کتابیں خریدنے اور پڑھنے کا بے حد شوق رہا ہے اور خواجہ منظور الدین کو ایچ ایم وی کے ریکارڈ جمع کرنے کا شوق۔ حمید سہروردی کے ایک اور دوست احسن یوسف زئی جو محکمہ مال میں ملازمت کرتے تھے بیڑ کے کہنہ مشق ترقی پسند شاعر مخدوم محی الدین کی طرح خدا سے بیزار میرے مسجد کے کمرے میں قیام کے دوران مغرب کی نماز کے وقت جب بھی مسجد کا رخ کرتے وہ بھی نماز میں شاہ حسین نہری اور حمید سہروردی کے ساتھ کھڑے ہوجاتے۔ حمید سہروردی کے قریبی دوست روف صادق ہیں ان سے میری کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ موصوف شاعر مصور نقاد ہیں جن کا قیام ممبئی میں ہے ان کا ذکر خیر حمید سہروردی کیا کرتے تھے۔ میں نے یہ ذکر خاص اس لیے کیا کہ بازرانشت باز۔ ذاغ رانشت ذاغ کے مترادف۔ سنا گیا ہے کہ چھٹیوں میں یا عید کے بعد چار یار جب ایک ہوجائیں تو محفل ہوتی بڑی گل زار۔ منظور الدین صاحب خاکسار اور حمید سہروردی کبھی کبھی مٹر گشتی کرتے ہوئے حضرت منصور شاہ ولی سہروردی علیہ الرحمہ کی درگاہ کی طرف نکل جاتے درگاہ کے متولی وسجادہ نشین حضرت کوثر شاہ ایڈوکیٹ خواجہ منظور الدین کے موکل تھے ان سے ملاقات کرتے وہاں منظور الدین صاحب کو دودھ کی چائے تو نہیں ملتی لیکن بہ طور تبرک حضرت کوثر شاہ صاحب کی ڈکاشن چائے بڑا لطف دیتی۔ ان کی نشت گاہ میں ان کے جد کی بلیک اینڈ وائٹ آویزاں تصویر جس میں لارڈ ماونٹ بیٹن نظر آتے ان کے جد کی شباہت حضرت کوثر شاہ کے ہو بہ ہو تھی۔ شاہی سندھیا گھرانے کے افراد کو حضرت منصور شاہ ولی سہروردی کی درگاہ سے بڑی عقیدت رہی ہے راج ماتا سندھیا اور ان کے فرزند مادھو راو سندھیا درگاہ میں ماتھا ٹیکنے بیڑ آتے تھے۔ قیام بیڑ کے دوران مہاراشٹر سطح کا سہ روزہ اجتماع منعقد ہوا۔ اورنگ آباد سے شرکا میں پروفیسر محمد قاسم صاحب بھی آئے تھے وہ میرے اور حمید سہروردی کے استاد محترم تھے ان سے ملنے کی غرض سے ہم دونوں اجتماع گاہ گئے جمعہ کا دن تھا وہیں نماز کا ارادہ تھا استاد محترم سے ملاقات ہوئی بڑی خوشی کا اظہار کیا کہنے لگے آپ یہاں بیٹھنا پسند کرو گے ہم نے کہا ہم تو نماز جمعہ بھی یہیں پڑھیں گے بہت خوش ہوئے استاد محترم حمید سہروردی کا کس قدر لحاظ کرتے تھے کہ ان کا خیال یہ تھا کہ یہ جدید افسانہ نگار ہیں یہاں بیٹھنا بھی پسند کریں گے یا نہیں۔۔ میری شخصیت کی تہذیب میں بیڑ کا بڑا حصہ ہے دوران ملازمت میں نے محسوس کیا کہ حمید سہروردی بہت محتاط مزاج کے حامل ہیں وہ اپنی رائے کو ظاہر نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ کالج کی سیاست ہو یا مقامی سیاست وہ محتاط اور غیر جانب دار رہتے ہیں مزاج میں شائستگی اور نفاست کے حامل ہیں۔ صلح کل رفع شر اور کم گوئی ان کی صفت رہی ہے عزیز پورہ بیڑ سے ہم دونوں کالج کے لیے نکلتے تو مختلف موضوعات پر حمید سہروردی سے گفتگو سننے کا موقع ملتا۔ جیسے ہی گورنمنٹ اسپتال کی کینٹین نظر آتی تو وہ کہتے ایک اچھی چائے مل جائے تو دن اچھا گزر جائے گا۔ انھیں سٹی ہوٹل کی چائے پسند تھی اور میڈیکل کالج کینٹین کی۔ وہ اسٹاف میں مراٹھی نہ جاننے کی وجہ سے کسی گروپ میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ میں نے حمید سہروردی کو مراٹھواڑہ یونی ورسٹی کا میگزین" انکور" دکھایا۔ جس کا میں اردو حصہ کا مدیر تھا۔ دیکھ کر خوش ہوئے تقسیم اسناد کے جلسے کی تصویر دیکھ کر کہنے لگے سفاری اور سوٹ پر جوتا پہنا جاتا ہے لیکن وائس چانسلر نے سفاری پر چپل پہنی ہے اس بات سے ان کے Etiquette کا اندازہ ہوتا ہے حمید سہروردی کی شہرت طالب علمی کے زمانے سے ہی علاقائی حدود توڑ کر بھارت کے اردو علاقوں میں پھیلتی گئی اس بات کا مجھے اس وقت احساس ہوا جب عالمی اردو افسانہ کا سیمینار دہلی میں منعقد ہوا۔ حمید سہروردی شاہ حسین نہری اور خاکسار نے اس میں شرکت کی تھی۔ حمید سہروردی کی دہلی پہنچنے سے پہلے ان کی شہرت دہلی پہنچ چکی تھی۔ امریکن اسکالر Dr.Linda Wentink نے اپنے مقالے میں دو مرتبہ حمید سہروردی کا ذکر کیا تھا۔ انتظار حسین قرۃ العین حیدر اور جوگندر پال کے بعد والی افسانہ نگاروں کی نسل میں حمید سہروردی کا نام قدر وشہرت کا حامل ہے یہ بات خاکسار کے لیے قابل فخر ہے۔

پہلگام حملہ یا آبی سفارت کاری کا نیا رخ؟

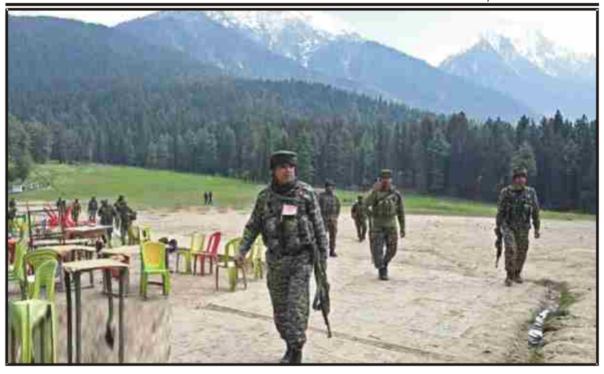

تحریر: محمد فداء المصطفیٰ قادری
رابطہ نمبر: 9037099731
ڈگری اسکالر: جامعہ دار الہدیٰ اسلامیہ، ملاپورم، کیرالا

پہلگام حملے کے بعد بھارت نے فوری طور پر ایک سخت قدم اٹھایا ہے، جس کے تحت اس نے پاکستان کے ساتھ 1960 میں ہونے والے انڈس واٹر ٹریٹی معاہدے کو معطل کر دیا ہے۔ یہ اقدام نہ صرف دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی میں اضافے کی علامت ہے بلکہ ایک نئی آبی سفارتی جنگ کی شروعات بھی ہوسکتا ہے۔ اس فیصلے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت اب صرف احتجاج اور مذمت پر اکتفا کرنے کے بجائے عملی کارروائی کا راستہ اختیار کر چکا ہے۔ پہلگام حملے کو دہشت گردی کا سنگین واقعہ قرار دیتے ہوئے بھارتی حکومت نے واضح کیا ہے کہ وہ اب پاکستان کی مبینہ سرحد پار دہشت گردی کو برداشت نہیں کرے گی۔ انڈس واٹر ٹریٹی کو معطل کرنا ایک ایسا غیر معمولی اقدام ہے جس کی نظیر ماضی میں نہیں ملتی، کیونکہ اس معاہدے نے تین جنگوں، کارگل تنازع اور پلوامہ حملے جیسے شدید واقعات کے باوجود اپنا تسلسل برقرار رکھا تھا۔ انڈس واٹر ٹریٹی اپنی نوعیت کا منفرد معاہدہ ہے جو عالمی بینک کی نگرانی میں طے پایا تھا اور جس کے تحت بھارت کو مشرقی دریاؤں (راوی، بیاس، ستلج) کا کنٹرول جبکہ پاکستان کو مغربی دریاؤں (سندھ، جہلم، پنجاب) کا پانی دیا گیا تھا۔ اس معاہدے کی خاص بات یہ ہے کہ اس نے پانی کو ایک ایسا غیر متنازعہ موضوع بنایا جس پر دونوں ممالک نے دہائیوں تک اختلاف کے باوجود بھی عمل درآمد جاری رکھا۔ اب بھارت کی طرف سے اس معاہدے کی معطلی درحقیقت ایک نئے قسم کی محاذ آرائی کو جنم دے رہی ہے، جہاں پانی کو سیاسی اور تزویراتی دباؤ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ بھارت نے نہ صرف پانی کے معاہدے کو معطل کیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دیگر کئی اقدامات بھی کیے جو اس کے سخت گیر ردعمل معلوم ہوتی ہے۔ بھارت نے اٹاری واگہ بارڈر کو بند کر دیا ہے جو دونوں ممالک کے درمیان محدود زمینی رابطے کا واحد ذریعہ تھا۔ مزید برآں، پاکستانی شہریوں پر ویزہ پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں اور بھارتی سرزمین پر موجود پاکستانی سفارتی عملے کو ملک چھوڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ تمام اقدامات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ بھارت اب پاکستان کو عالمی سطح پر تنہا کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے اور وہ تمام تر سفارتی اور معاشی راستے بند کرنا چاہتا ہے۔ پاکستان پر انڈس واٹر ٹریٹی کی معطلی کے کئی سنگین اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے، جہاں پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخوا کے لاکھوں کسان مغربی دریاؤں پر انحصار کرتے ہیں۔ اگر ان دریاؤں کے پانی کا بہاؤ روکا گیا یا محدود کیا گیا تو فصلوں کی پیداوار متاثر ہوگی، خوراک کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا اور دیہی معیشت کو شدید دھچکا پہنچے گا۔ صرف زراعت ہی نہیں، بلکہ توانائی کے شعبے پر بھی گہرے اثرات مرتب ہوں گے کیونکہ پاکستان کی ایک بڑی بجلی پن بجلی گھروں سے پیدا ہوتی ہے جو انہی دریاؤں پر قائم ہیں۔ تربیلا، منگلا اور نیلم جہلم جیسے منصوبے براہ راست متاثر ہوں گے، جس سے نہ صرف لوڈ شیڈنگ بڑھے گی بلکہ صنعتی ترقی بھی رُک سکتی ہے۔ معاشی بحران کے ساتھ ساتھ یہ صورتحال سماجی اور سیاسی عدم استحکام کا بھی سبب بن سکتی ہے۔ اگر عوام کو پینے کا پانی، فصلوں کے لیے آبپاشی، اور روزمرہ کے استعمال کے لیے پانی دستیاب نہ ہوا تو شہروں اور دیہاتوں میں بے چینی پھیل سکتی ہے۔ احتجاج، دھرنے، اور سیاسی تناؤ ایک فطری نتیجہ ہوگا۔ اس کے علاوہ پاکستان کے اندر صوبوں کے درمیان بھی آبی تنازعات ابھر سکتے ہیں، خاص طور پر جب پانی کی تقسیم مزید محدود ہو جائے۔ ماحولیاتی اعتبار سے بھی صورتحال انتہائی خطرناک ہوسکتی ہے کیونکہ دریا خشک ہونے سے زیر زمین پانی کی سطح مزید نیچے چلی جائے گی، جنگلات سکڑ جائیں گے، اور آبی حیات تباہ ہو جائے گی۔ بھارت کے اس فیصلے پر عالمی سطح پر بھی ردعمل دیکھنے کو ملا ہے۔ اقوام متحدہ، عالمی بینک، اور بین الاقوامی آبی ماہرین نے اس اقدام پر تشویش کا اظہار کیا ہے کیونکہ پانی کو بنیادی انسانی حق تسلیم کیا جاتا ہے۔ عالمی سطح پر اس بات کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ اگر بھارت نے ایسا راستہ اختیار کیا تو دیگر ممالک بھی پانی کو سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے لگیں گے۔ اس سے بین الاقوامی قوانین اور اصولوں کو شدید نقصان پہنچے گا۔ اقوام متحدہ کے چارٹر میں واضح طور پر درج ہے کہ آبی وسائل کو بنیادی انسانی ضروریات سے جوڑا جائے، نہ کہ سیاسی انتقام سے۔ پاکستان کی جانب سے بھارت کے اس فیصلے پر سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ پاکستان نے اسے آبی دہشت گردی قرار دیتے ہوئے عالمی عدالت انصاف اور اقوام متحدہ میں جانے کا عندیہ دیا ہے۔ اس کے علاوہ عالمی بینک سے باضابطہ شکایت درج کروائی گئی ہے تاکہ بھارت پر دباؤ ڈالا جاسکے کہ وہ معاہدے کی پاسداری کرے۔ پاکستان کی یہ کوشش ہوگی کہ وہ اسلامی ممالک، چین، ترکی، اور دیگر دوست ممالک کی حمایت حاصل کرے تاکہ بھارت پر سفارتی دباؤ ڈالا جا سکے۔ تاہم، اس میں کامیابی اس بات پر منحصر ہے کہ عالمی طاقتیں اس معاملے کو کس حد تک سنجیدگی سے لیتی ہیں۔ مجموعی طور پر یہ صورتحال جنوبی ایشیا کے لیے ایک سنگین خطرے کی گھنٹی ہے۔ اگر انڈس واٹر ٹریٹی کا خاتمہ مستقل بنیادوں پر کیا گیا تو نہ صرف پاکستان بلکہ خطے کے لیے ایک بڑا انسانی بحران جنم لے سکتا ہے۔ پانی کے مسئلے پر اگر دونوں ممالک میں کشیدگی بڑھی تو اس کا نتیجہ ایک آبی جنگ کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے۔ اس وقت عالمی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ فوری طور پر اس معاملے میں مداخلت کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ پانی کو کبھی بھی سیاسی دباؤ یا انتقام کے ہتھیار کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔ بھارت کا یہ فیصلہ صرف ایک ملک کے خلاف کارروائی نہیں بلکہ ایک خطرناک نظیر ہے جو دنیا کے مستقبل کو خطرے میں ڈال سکتی ہے۔

حسین الشیخ: دس سال اسرائیلی جیلوں میں رہنے والے فلسطینی رہنما

جو محمود عباس کی جگہ لے سکتے ہیں

فلسطینی خبر رساں ادارے وفا کے مطابق فلسطینی لبریشن آرگنائزیشن (پی ایل او) کی ایگزیکٹو کمیٹی نے صدر محمود عباس کی تجویز منظور کرتے ہوئے عباس حسین الشیخ کو ایگزیکٹو کمیٹی کا وائس چیئرمین اور پی ایل او کا نائب صدر بنانے کی منظوری دے دی ہے۔ پی ایل او کی ایگزیکٹو کمیٹی نے 24 اپریل کو کمیٹی کے وائس چیئرمین اور فلسطینی اتھارٹی کے نائب صدر کا عہدہ قائم کرنے کی منظوری دی تھی جس کے بعد عباس حسین الشیخ کو اس عہدے کے لیے نامزد کیا گیا تھا۔ اگلے سنیچر کو ایگزیکٹو کمیٹی کا ایک اور اجلاس منعقد ہوگا جس میں کمیٹی کے سیکریٹری کو منتخب کیا جائے گا۔ جمعرات کے روز 188 ممبران پر مبنی فلسطینی مرکزی کونسل نے نائب صدر کا عہدہ بنانے کے لیے ووٹ دیا تھا۔ فلسطینی حکام اور تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ اس تقرری کے بعد حسین الشیخ کی محمود عباس کی جگہ پی ایل او کے رہنما اور فلسطینی اتھارٹی کی صدر منتخب ہونے کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے اے ایف پی نے آبزرویٹری فار الیکشن مانیٹرنگ کے ڈائریکٹر عارف جعفر کے حوالے سے کہا ہے کہ حسین الشیخ کو منتخب کرنے کا فیصلہ درحقیقت محمود عباس کی جانشینی کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ انتخاب بیرونی دباؤ کا نتیجہ ہے' کیونکہ تبدیلی ہمیشہ بیرونی دباؤ کے تحت ہوتی ہے۔' ان کا مزید کہنا تھا کہ بدقسمتی سے، اصلاحات اور تبدیلی کے لیے اندرونی دباؤ کا کوئی وجود نہیں۔ گذشتہ ماہ قاہرہ میں منعقدہ ہنگامی عرب سربراہی اجلاس کے دوران محمود عباس نے فلسطینی ریاست کے قائدانہ ڈھانچے کی تشکیل نو اور پی ایل او، الفتح اور دیگر ریاستی اداروں میں نئی قیادت سامنے لانے کا عہد کیا تھا۔ تب سے عباس نے ان تنظیمی ڈھانچوں میں متعدد تبدیلیاں کی ہیں، خاص طور پر فلسطینی سکیورٹی سروسز میں۔ فلسطینی سینٹر برائے میڈیا ریسرچ اینڈ سٹڈیز کے ڈائریکٹر ہانی المصری کا خیال ہے کہ یہ اقدام اصلاح پسندانہ نہیں بلکہ محض بیرونی دباؤ کے نتیجے میں لیا گیا ہے۔ تاہم ان کے مطابق یہ فیصلہ بھی بیرونی مطالبات پر پورا نہیں اترتا۔ ان کا کہنا ہے کہ 'اتھارٹی کے لیے ایک ایسے نائب صدر کی ضرورت ہے جسے صدر کی زندگی میں ہی اتھارٹی کے اختیارات منتقل کیے جا سکیں۔' عرب اجلاس کے دوران خطے کے رہنماؤں نے غزہ کی تعمیر نو اور غزہ میں فلسطینی اتھارٹی کی واپسی کو یقینی بنانے کا منصوبہ اپنایا تھا۔ انھوں نے حماس اور اسلامی جہاد جیسی تنظیموں کو پی ایل او کی چھتری تلے ایک فلسطینی اتحاد میں شامل ہونے پر زور دیا تھا۔

حسین الشیخ کون ہیں؟

64 سالہ حسین الشیخ محمود عباس کے قریب سمجھے جاتے ہیں۔ وہ مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر رام اللہ میں دیر طریف کے ایک پناہ گزین خاندان میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے 70 اور 80 کی دہائی کے دوران دس سال سے زیادہ عرصہ اسرائیلی جیلوں میں گزارے۔ ان کا نام اس وقت نمایاں ہوا جب وہ فلسطینی جنرل اتھارٹی برائے شہری امور کے سربراہ کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ اس اتھارٹی کو فلسطینیوں کے روز مرہ کے معاملات میں اسرائیل کے ساتھ تعلقات کو منظم کرنے کا کام سونپا گیا تھا۔ حسین شیخ عبرانی زبان میں مہارت رکھتے ہیں جو انھوں نے جیل میں سیکھی تھی۔ سنہ 2022 میں انھیں پی ایل او کی ایگزیکٹو کمیٹی کا سیکریٹری مقرر کیا گیا۔ اس سے قبل 2020 میں صائب عریقات کی موت کے بعد انھیں اسرائیل کے ساتھ مذاکرات کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ قبل ازیں فلسطینی صدر نے حسین الشیخ کو بیرون ملک فلسطینی ایمبیسیز کمیٹی کا سربراہ مقرر کیا تھا۔ حسین الشیخ کا خیال ہے کہ فلسطینی اقدامات کی ترجیح غزہ میں جنگ کے خاتمے اور فلسطین لبریشن آرگنائزیشن اور فلسطینی نیشنل اتھارٹی کو غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے پر کنٹرول اور اختیار مسلّط کرنے پر مرکوز ہونی چاہیے۔

مقامی اور بین الاقوامی ردعمل

حسین الشیخ کے فلسطینی نائب صدر کے طور پر تقرری پر ردِعمل دیتے ہوئے سعودی وزارت خارجہ نے فلسطینی قیادت کی طرف سے اٹھائے گئے اصلاحاتی اقدامات کا خیر مقدم کیا ہے۔ سنیچر کے روز ایک بیان میں سعودی عرب کا کہنا تھا کہ ان اصلاحاتی اقدامات کے نتیجے میں فلسطینی سیاسی عمل کو تقویت ملے گی اور فلسطینی عوام کے موروثی حقوق کی بحالی کی کوششوں میں مدد ملی گی جس میں سرفہرست سنہ 1967 کی سرحدوں کی بنیاد پر ایک ایسی آزاد فلسطینی ریاست کا قیام شامل ہے جس کا دارالحکومت مشرقی یروشلم ہو۔ اردن کی وزارت خارجہ نے حسین الشیخ کی پی ایل او کی ایگزیکٹو کمیٹی کے نائب چیئرمین اور فلسطینی اتھارٹی کے نائب صدر کے طور پر تقرری کو فلسطینی ریاست کی طرف سے اٹھایا گیا اہم اصلاحاتی قدم قرار دیا ہے۔ مصر نے بھی فلسطینی نیشنل اتھارٹی کی اصلاحاتی کوششوں کے تناظر میں حسین الشیخ کی تقرری کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنی حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ ترکی کے وزیر خارجہ ہاکان فیدان نے فون کر کے حسین الشیخ کو نیا عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد پیش کی ہے جبکہ بحرین اور متحدہ عرب امارات نے بھی اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔

(بی بی سی اُردو)

'بحیرۂ عرب کا محافظ': انڈیا کا طیارہ بردار بحری جہاز آئی این ایس وکرانت کن خصوصیات کا حامل ہے؟

نتھیا پانڈین

انڈیا کے زیر انتظام کشمیر کے علاقے پہلگام میں حملے کے بعد اپریل کے اواخر میں انڈیا اور پاکستان کے درمیان تناؤ بڑھتا نظر آ رہا ہے۔ جہاں انڈیا نے پاکستانی شہریوں کے فوری انخلا کا حکم دیا اور سندھ طاس معاہدے کو معطل کیا ہے وہیں اتوار کو ملک کی بحریہ نے بحیرۂ عرب میں جنگی مشقیں کیں اور کہا کہ وہ 'کسی بھی وقت اور کہیں بھی قوم کے سمندری مفاد کے تحفظ کے لیے تیار ہے۔' جنگی مشق کے مناظر دکھاتے ہوئے اس نے اپنی پریس ریلیز میں کہا کہ اس نے کامیابی سے اینٹی شِپ میزائل فائر کیے جو 'طویل رینج کی کارروائی' کے لیے پلیٹ فارمز، نظام اور عملے کی تیاری ظاہر کرتا ہے۔ ادھر پاکستان کے مقامی میڈیا نے سکیورٹی ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے اپنی خبروں میں کہا کہ آئی این ایس وکرانت 23 اپریل کو شمالی بحیرۂ عرب میں تعینات کیا گیا تھا مگر اب یہ انڈین بندرگاہ کاروار واپس جا چکا ہے۔ انڈیا کی عسکری صلاحیت اور اس کے پاس موجود جنگی ہتھیاروں کے بارے میں مختلف آرا ہیں۔ مگر مقامی سطح پر تیار آئی این ایس وکرانت (ایئر کرافٹ کیریئر) اِن آرا میں اپنا منفرد مقام رکھتا ہے۔ آئی این ایس وکرانت کن خصوصیات کا حامل ہے اور پاکستان اور انڈیا کے درمیان 1971 کی جنگ میں اس کا کیا کردار تھا؟

آئی این ایس وکرانت کیا ہے؟

یہ طیارہ بردار بحری جہاز کوچی شپ یارڈ میں بنایا گیا تھا جسے ستمبر 2022 میں وزیر اعظم نریندر مودی نے 'قوم کے لیے وقف کیا'۔ انڈیا کے ایک سرکاری بیان کے مطابق 'یہ انڈیا میں کسی انڈین کمپنی کی طرف سے بنایا جانے والا پہلا طیارہ بردار بحری جہاز ہے۔' یہ جہاز 100 سے زیادہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے مقامی اداروں کے مکمل تعاون سے بنایا گیا تھا۔ 2022 میں انڈیا کے پاس صرف ایک طیارہ بردار بحری جہاز کام کر رہا تھا۔' اس کی آمد کے بعد انڈین بحریہ کو دو مزید طیارہ بردار بحری جہاز ملے۔ انڈیا ان ممالک کی فہرست میں شامل ہو گیا ہے جو اپنے طیارہ بردار بحری جہاز بنا رہے ہیں جن میں امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس اور چین شامل ہیں۔ جبکہ پاکستان کے پاس تاحال کوئی ایئر کرافٹ کیریئر نہیں ہے۔ 1971 کی جنگ میں 'آئی این ایس وکرانت' نامی ایک بحری جہاز نے ایک اہم کردار ادا کیا تھا جس کی یاد میں اس طیارہ بردار بحری جہاز کو وہی نام دیا گیا ہے۔

آئی این ایس وکرانت کی کیا خصوصیات ہیں؟

انڈیا کے پریس انفارمیشن بیورو کے مطابق اس میں 30 لڑاکا طیاروں کو لے جانے کی گنجائش ہے۔ اس کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں: جہاز کی لمبائی: 262 میٹر۔ ڈسپلیسمنٹ: 45 ہزار ٹن۔ زیادہ سے زیادہ رفتار: 28 ناٹس۔ کل لاگت: 20 ہزار کروڑ روپے۔ جنگی طیاروں کو لے جانے کی صلاحیت: یہ 30 طرح کے طیارے اور ہیلی کاپٹر لے جاسکتا ہے جن میں مگ 29 کے، کاموو 32 اور ایم ایچ 60 آر سمیت دیگر جدید لائٹ ہیلی کاپٹر اور لائٹ کامبیٹ طیارے شامل ہیں۔ وکرانت جہاز انتہائی خودکار نظام کے ساتھ بنایا گیا ہے۔ یہ فکسڈ ونگ اور روٹری ونگ ہوائی جہازوں کی وسیع رینج کو سپورٹ کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اخبار انڈین ایکسپریس کی ایک خبر کے مطابق اس جنگی جہاز میں کل 18 ڈیک اور 2400 کمرے ہیں۔ 1600 فوجیوں کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے تیار کردہ اس جہاز میں خواتین افسران اور ملاحوں کے لیے الگ کمرے بھی ہیں۔

وکرانت میں حملے اور دفاع کی صلاحیت

چنائی یونیورسٹی کے شعبہ دفاع اور اسٹریٹجک اسٹڈیز سے منسلک تھرونا کراسو کا کہنا ہے کہ انڈیا کے پاس اس وقت دو طیارہ بردار بحری جہاز کام کر رہے ہیں۔ ایک وکرمادتیہ اور دوسرا وکرانت۔' یہ بحری جہاز بحر ہند، بحیرۂ عرب اور خلیج بنگال میں حفاظتی مقاصد کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔' وہ کہتے ہیں کہ 'یہ ایک انتہائی کشیدہ صورتحال ہے۔ اگر واقعی پہلگام حملے کے پیچھے پاکستان کا ہاتھ ہے اور جنگ کے امکانات ہیں تو گجرات اور ممبئی دو اہم علاقے ہیں جنھیں وہ ملک آسانی سے نشانہ بنا سکتا ہے۔ یہ جہاز انڈیا پر کسی بھی حملے کو روکنے کے لیے بنایا گیا ہے، خاص طور پر ان مقامات پر۔' 'سری نگر یا دہلی ایئربیس سے ہوائی جہاز چلانے اور دوسرے ممالک کے تعاون سے حملہ کرنے کی بجائے اس تیرتے ہوئے ایئربیس سے حملہ کہیں آسان اور تیز ہوگا۔ پاکستان میں ایسے طیارہ بردار بحری جہاز کی عدم موجودگی بھی ہمارے لیے سازگار ماحول پیدا کرے گی۔' وہ کہتے ہیں کہ اگر اس جنگی جہاز میں گنجائش کے مطابق ایندھن بھر دیا جائے تو یہ سمندر میں طویل عرصے تک رہ سکتا ہے اور اسے بار بار ساحل سمندر پر لانے کی ضرورت نہیں۔

انڈیا نے آئی این ایس وکرانت کو تعینات کیوں کیا؟

انڈین فوج کے سابق لیفٹیننٹ کرنل تھیگراجن کہتے ہیں کہ 'کوئی بھی یہ پیشگوئی نہیں کرسکتا کہ آیا انڈیا اور پاکستان کے درمیان جنگ ہوگی؟ کیا یہ طویل جنگ ہوگی؟ یا مختصر جنگ ہوگی۔' 'اس اقدام کا مقصد ہماری صلاحیت ظاہر کرنا ہے۔' ان کے مطابق انڈین فوج بین الاقوامی سرحد، لائن آف کنٹرول (ایل او سی) اور بحری اڈوں پر اپنے جنگی جہاز، لڑاکا طیارے اور فوجی تعینات کر رہی ہے۔ 'اگر دشمن قوتیں کسی بھی جارحانہ کارروائی کے لیے خود کو تیار کرتی ہیں تو انڈیا اس خطرے سے بچنے کے لیے پہلے حملہ کر سکتا ہے۔' اگر آئی این ایس وکرانت کاروار سے آگے بڑھا تو اس کی وجہ بھی یہی ہو سکتی ہے۔' 1971 کی جنگ کے دوران آئی این ایس وکرانت نے مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) میں فوجی کارروائیوں اور بحری حملوں کی قیادت کی۔ انھوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے موجودہ اقدامات 1971 کی جنگ کی حکمت عملی کے تحت کیے گئے ہوں۔

1971 کی جنگ میں کیا ہوا تھا؟

انڈیا کا پہلا طیارہ بردار بحری جہاز آئی این ایس وکرانت دراصل برطانوی رائل نیوی کے لیے بنایا گیا تھا جس کی تعمیر 1943 میں شروع ہوئی۔ اس وقت اس کا نام ایچ ایم ایس ہرکیولس تھا۔ لیکن دوسری عالمی جنگ کے خاتمے کے بعد اس پر کام روک دیا گیا۔ پھر برطانوی حکومت نے اعلان کیا کہ وہ تعمیر مکمل ہونے سے پہلے جہاز فروخت کردے گی۔ انڈیا نے یہ جہاز 1957 میں خریدا تھا۔ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ تعمیراتی کام مکمل ہونے کے بعد یہ جہاز 1961 میں انڈیا کے لیے وقف کیا گیا تھا۔ انڈیا کے پریس انفارمیشن بیورو کا کہنا ہے کہ برطانیہ سے روانہ ہونے والا جہاز 3 نومبر 1961 کو ممبئی کے ساحل پر پہنچا۔ 'اس جہاز نے بنگلہ دیش کی آزادی کو یقینی بنانے کے لیے 1971 کی جنگ کے دوران مشرقی پاکستان کی فوجی کارروائیوں کو پوری طرح مفلوج کر دیا تھا۔' پی آئی بی کے مطابق اس نے سمندری راستے سے پاکستانی افواج کی پیش قدمی اور حملے کو روکا اور 'حملہ کر کے دشمن کے ٹھکانوں کو تباہ کر دیا۔' ہندوستانی بحریہ میں کمیشن حاصل کرنے کے 36 سال بعد وکرانت کو 1997 میں ریٹائر کر دیا گیا تھا۔ اسے اگلے 15 سال تک میوزیم میں رکھا گیا اور پھر بعض پرزے توڑ کر بیچ دیے گئے۔ اب اسی نام کا طیارہ بردار بحری جہاز وکرانت اضافی صلاحیتوں کے ساتھ جنگ کے حوالے سے بھی بحث کا موضوع بن گیا ہے۔

سندھ طاس معاہدے کی معطلی: سیاسی بازیگری یا تجاہلِ عارفانہ؟

از قلم: ڈاکٹر محمد عظیم الدین

پہلگام کے دلخراش حملے کے بعد، جس نے ایک بار پھر خطے کی نازک صورتحال کو اجاگر کیا، بھارت کی جانب سے سندھ طاس معاہدے کو "معطل" کرنے کا اعلان ایک ایسا قدم تھا جس نے فوری طور پر پانی کے حساس مسئلے کو سیاسی اکھاڑے میں لاکھڑا کیا۔ اس اعلان کے ردِعمل میں پاکستان نے سخت الفاظ میں خبردار کیا کہ پانی روکنے کی کسی بھی کوشش کو ایک جنگی اقدام (Act of War) سمجھا جائے گا اور اس کا پوری قوت سے جواب دیا جائے گا۔ پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف نے پانی کو پاکستان کی "شہ رگ" اور ایک اہم قومی مفاد قرار دیا جس کی حفاظت ہر قیمت پر کی جائے گی۔ یہ بیانات بلاشبہ اس معاملے کی سنگینی اور پاکستان کے لیے اس کی کلیدی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ سندھ طاس معاہدہ، جو 1960 میں طے پایا، دو جنگوں کے باوجود اپنی جگہ قائم رہا اور اسے سرحد پار پانی کے انتظام کا ایک نادر نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ اس معاہدے کے تحت سندھ بیسن کے چھ دریاؤں کی تقسیم عمل میں آئی: تین مشرقی دریا (راوی، بیاس، ستلج) بھارت کے حصے میں آئے، جبکہ تین مغربی دریاؤں (سندھ، جہلم، چناب) کا 80 فیصد پانی پاکستان کے لیے مختص کیا گیا۔ اگرچہ بھارت نے ماضی میں موسمیاتی تبدیلی اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر اس معاہدے پر نظرِ ثانی یا ترمیم کا مطالبہ کیا ہے اور پاکستان نے بھی بھارت کے آبی منصوبوں پر اعتراضات اٹھائے ہیں، یہ پہلا موقع ہے کہ، بالخصوص بالائی ملک (Upstream Country) ہونے کے ناطے بھارت کی جانب سے، اس معاہدے کی "معطلی" کا اعلان کیا گیا ہے۔ تاہم، سب سے اہم اور فوری سوال یہ ہے کہ کیا بھارت واقعی سندھ، جہلم اور چناب جیسے وسیع مغربی دریاؤں کے پانی کے بہاؤ کو پاکستان میں جانے سے بڑے پیمانے پر روکنے کی صلاحیت رکھتا ہے؟ یہی وہ نکتہ ہے جہاں سیاسی بازیگری اپنے تمام تر دعوؤں کے ساتھ سامنے آتی ہے اور تجاہُلِ عارفانہ عملی حقائق کو نظرانداز کرتا دکھائی دیتا ہے۔ بھارت کی جانب سے یہ بلند بانگ دعوے کیے گئے ہیں کہ پاکستان کو "ایک ایک بوند پانی کے لیے ترسایا جائے گا" "یا" پانی سے محروم کر کے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا جائے گا"۔ کئی سیاسی رہنماؤں نے اس معاملے پر انتہائی جذباتی اور جارحانہ بیانات دیے ہیں۔ لیکن حقیقت کیا ہے؟ ماہرین کا متفقہ اور غیر مبہم مؤقف یہ ہے کہ بھارت کے لیے مغربی دریاؤں کے پانی کے بہاؤ کو فوری طور پر بڑے پیمانے پر روکنا "تقریباً ناممکن" ہے۔ اس کی سب سے بڑی رکاوٹ ضروری بنیادی ڈھانچے کا فقدان ہے۔ بھارت کے پاس فی الحال اتنے وسیع آبی ذخائر اور پانی کا رُخ موڑنے کے لیے درکار وسیع نہری نظام موجود نہیں ہے۔ ماہرین کے مطابق، بھارت میں زیادہ تر آبی ڈھانچہ رن آف دی ریور" پن بجلی منصوبوں پر مشتمل ہے، جو بہتے پانی سے بجلی پیدا کرتے ہیں اور پانی کو بڑی مقدار میں ذخیرہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بھارت معاہدے کے تحت اپنے حصے میں آنے والے مغربی دریاؤں کے 20 فیصد پانی کا بھی مکمل استعمال نہیں کر پا رہا ہے، جس کی بنیادی وجہ بھی مناسب انفراسٹرکچر کی عدم موجودگی ہے۔ ماہرین اور حکومتی عہدیداروں کی رپورٹس کے مطابق، مغربی دریاؤں میں پانی کا بہاؤ، خصوصاً برف پگھلنے کے موسم (مئی تا ستمبر) میں، اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ اسے روکنے کے لیے موجودہ ڈھانچہ قطعاً ناکافی ہے۔ اگر بھارت اس بے پناہ پانی کو روکنے کی کوشش کرے تو سب سے پہلے اسے اپنے ہی علاقے، یعنی کشمیر اور پنجاب کے ہزاروں مربع کلومیٹر علاقے میں شدید سیلاب کا سامنا کرنا پڑے گا، جس سے لاکھوں ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہوسکتی ہیں۔ یہ نقصان پاکستان سے کہیں زیادہ خود بھارت کا ہوگا۔ پانی کو روکنے کے لیے جس بڑے پیمانے کے بنیادی ڈھانچے کی ضرورت ہے، جیسے کہ عظیم الجثہ ڈیمز اور نہروں کا جال، ان کی تعمیر میں برسوں نہیں بلکہ دہائیاں لگیں گی۔ ماہرین کا تخمینہ ہے کہ اگر آج سے بھی جنگی بنیادوں پر کام شروع کیا جائے تو کم از کم 10 سے 20 سال درکار ہوں گے، اور اس پر کھربوں روپے لاگت آئے گی۔ حتیٰ کہ آئندہ 30 سے 50 برسوں میں بھی پاکستان پر کوئی قابلِ ذکر اثر مرتب ہونے کا امکان کم ہے۔ پارلیمانی کمیٹیوں کی رپورٹس میں خود سرکاری حکام یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ علاقے کی جغرافیائی ساخت ایسی ہے کہ بھارت کے لیے مغربی دریاؤں سے زیادہ پانی استعمال کرنا ویسے بھی ممکن نہیں۔ یہ دلیل ان دعوؤں کو بھی کمزور کرتی ہے کہ 1960 کے معاہدے میں بھارت کو کم پانی ملا۔ تو پھر" پانی روکنے" کا یہ سیاسی شور شرابا کیا ہے؟ ماہرین کے مطابق، بھارت فی الحال جو کچھ کرسکتا ہے وہ یہ کہ موجودہ بنیادی ڈھانچے میں کچھ معمولی تبدیلیاں کرے یا نئے منصوبوں کی تعمیر کا آغاز کرے، جس سے پانی کو محدود پیمانے پر روکا یا موڑا جاسکے، اور ممکنہ طور پر یہ اقدامات پاکستان کو پیشگی اطلاع دیے بغیر کیے جاسکتے ہیں۔ تاہم، یہ اقدامات پانی کے بہاؤ کو بہت ہی معمولی سطح پر کم کرسکیں گے۔ آبی ذخائر سے گاد (silt) نکالنے کا کام فوری طور پر شروع کیا جاسکتا ہے، جس سے بھارت کو وقتی طور پر تھوڑا زیادہ پانی میسر آسکتا ہے، لیکن یہ بھی چند ہفتوں یا مہینوں کا کام نہیں، بلکہ برسوں پر محیط منصوبہ ہے۔ پانی کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کا ایک اور ممکنہ طریقہ اچانک ذخائر سے پانی اور گاد کا اخراج کر کے نچلے علاقوں میں سیلابی صورتحال پیدا کرنا ہوسکتا ہے، لیکن اس کا فوری اور بڑے پیمانے پر اثر محدود ہے اور یہ خود بھارت کے لیے بھی خطرہ بن سکتا ہے۔ اس پورے معاملے میں تجاہلِ عارفانہ" والا رویہ عیاں ہے۔ ایک طرف سیاسی رہنما اور میڈیا پانی روکنے "کے بلند بانگ دعوے کر رہے ہیں، جو عوامی جذبات کو تو بھڑکا سکتے ہیں، لیکن دوسری طرف عملی حقائق، جیسا کہ ماہرین اور سرکاری رپورٹس تسلیم کرتی ہیں، یہ ہیں کہ فوری طور پر بڑے پیمانے پر پانی روکنا ممکن ہی نہیں۔ 2016 میں (اُڑی حملے کے بعد) سندھ طاس معاہدے پر تزویراتی فیصلے لینے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی ٹاسک فورس قائم کیا گیا تھا، لیکن آٹھ سال گزرنے کے بعد بھی وزراء طویل المدتی منصوبوں کی بات کر رہے ہیں، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ عملی پیش رفت انتہائی سست رہی ہے۔

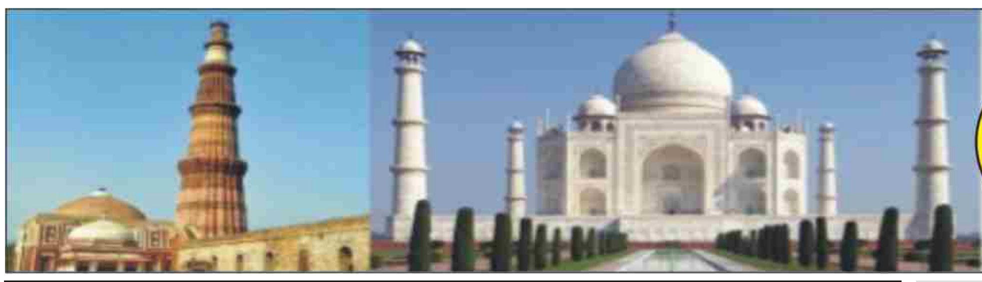

روزنامہ ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
30 April 2025

وقف قانون کے خلاف چہارشنبہ کی رات بتی گل احتجاج کی اپیل

پہلگام واقعہ کی شدید مذمت۔ یونائیٹڈ مسلم فورم کا بیان

حیدرآباد 29 اپریل (پریس نوٹ) یونائیٹڈ مسلم فورم نے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی ایما پر وقف قانون 2025 کے خلاف چہارشنبہ 30 اپریل کو 9 بجے شب بتی گل احتجاج منظم کرنے کی عوام سے اپیل کی ہے۔ یونائیٹڈ مسلم فورم کے ذمہ داران مولانا مفتی سید صادق محی الدین فہیم (صدر)، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی صابری، مولانا سید شاہ حسن ابراہیم حسینی قادری سجاد پاشاہ، مولانا شاہ محمد جمال الرحمن مفتاحی، مولانا محمد حسام الدین ثانی جعفر پاشاہ، جناب ضیاالدین نیئر، جناب سید منیر الدین احمد مختار (جنرل سکریٹری)، مولانا سید شاہ ظہیرالدین علی صوفی قادری، مولانا سید شاہ فضل اللہ قادری الموسوی، مولانا محمد شفیق عالم خان جامعی، مولانا سید مسعود حسین مجتہدی، مولانا مفتی محمد عظیم الدین انصاری، مولانا سید احمد الحسینی سعید قادری، مولانا سید تقی رضا عابدی، مولانا ابوطالب اخباری، مولانا میر فراست علی شطاری ایڈوکیٹ سپریم کورٹ، جناب ایم اے ماجد، مولانا خواجہ شجاع الدین افتخاری حقانی پاشاہ، مولانا ظفر احمد جمیل حسامی، مولانا مفتی معراج الدین علی ابرار، ڈاکٹر نظام الدین، جناب خلیل الرحمن اور دیگر ارکان نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ وقف کا یہ سیاہ قانون ملک کے دستور کے خلاف ہے۔ اس کے ذریعہ ملک کی دوسری بڑی آبادی مسلمانوں کو حاشیہ پر لانے کی منظم سازش ہے۔ یونائیٹڈ مسلم فورم نے تلنگانہ و آندھرا پردیش کے تمام سیکولر شہریوں اور عامۃ المسلمین سے اپیل کی ہے کہ وہ تمام چہارشنبہ 30 اپریل کو 9 بجے شب 10 منٹ کے لئے اپنے مکانات دوکانات ادارہ جات و دیگر تنصیبات پر لائٹ کو بند رکھیں۔ کل ہند مسلم پرسنل لاء بورڈ نے بقرعید تک ایک احتجاجی لائحہ عمل جاری کیا ہے۔ فورم بورڈ کے اعلان کردہ تمام احتجاجی پروگرامس کی تائید کرتے ہوئے ان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کی اپیل کرتا ہے۔ یونائیٹڈ مسلم فورم نے پہلگام واقعہ کی شدید مذمت کی اور متاثرین کے تئیں کشمیری عوام کے جذبہ اخلاص کی ستائش کی۔ فورم کے ذمہ داروں نے پہلگام واقع کے بعد ملک میں سوشیل میڈیا کے ذریعہ مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے والوں کے خلاف قانونی کاروائی کا حکومت سے مطالبہ کیا۔

جلگاؤں کے شیخ طیّب ابراھیم کارگزار صدر منتخب

جلگاؤں:29/اپریل (عبدالوحید جنیدی) اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ ایک قومی تنظیم ہے جو بھارت کی اٹھارہ ریاستوں میں فعال ہے ریاست مہاراشٹر کے اکثر و بیشتر ضلعوں میں اسکی ضلعی تنظیمیں موجود ہیں جو اردو میڈیم اسکولوں کے طلباء و اساتذہ کے مختلف مسائل کے لیے سرگرم تنظیم ہے جو بحسن وخوبی اپنے کام انجام دے رہی ہیں تنظیم "اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ-مادھیامیک" (11138) کی ناسک ڈویژن مجلس عاملہ کی تشکیل نو کے موقع پر حال ہی میں ایک اہم میٹنگ شیر پور میں تنظیم کے روح رواں ساجد نثار احمد سر کی صدارت میں منعقد کی گئی جس میں ریاستی عہدے داران کی موجودگی میں جلگاؤں، دھولیہ، نندور بار اور ناسک ان چاروں اضلاع کے منتظمین میں سے فعال اساتذہ کا انتخاب مختلف عہدوں پر کیا گیا جس میں مولانا عبدالرزاق اینگلو اردو ہائی اسکول جلگاؤں کے فعال و سرگرم ٹیچر شیخ طیب ابراہیم کو بطور ڈویژن کارگزار صدر کا عہدہ تفویض کیا گیا جس سے علاقے خاندیش کے حلقۂ اساتذہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی شیخ طیب ابراہیم کی اس نمایاں کامیابی پر انجمن تعلیم المسلمین کے صدر اعجاز احمد عبدالغفار ملک، نائب صدر سید چاند سید امیر، اور جنرل سیکریٹری امین بھائی بادلی والا نیز ادارہ ہذا کے پرنسپل ڈاکٹر شیخ بابوسر، نائب صدر مدرس شیخ فاروق امیر سر سپر وائزر نعیم بشیر سر اور جملہ اسٹاف ممبران نے دلی مبارکباد پیش کیں۔

آج وقف قانون کے خلاف ''بتی گل احتجاج'' کی اپیل

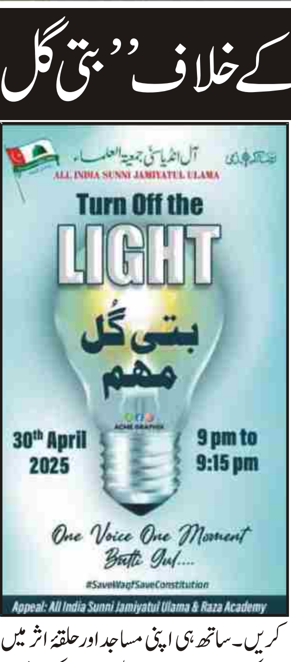

بھیونڈی: 29/اپریل: ملک بھر میں وقف املاک کے تحفظ کے لیے سرگرم متعدد دینی وملی تنظیموں نے وقف قانون کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ آل انڈیا سنی جمعیت العلماء اور جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی شریف سمیت کئی ممتاز تنظیمیں اس قانون کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کر چکی ہیں۔ وقف املاک کو نقصان پہنچانے والے اس قانون کے خلاف پوری امت مسلمہ یک زبان ہو کر کھڑی ہو گئی ہے۔ اسی پس منظر میں ہم تمام علمائے کرام، ائمہ مساجد، مشائخ عظام، قوم وملت کے دانشوران اور تمام مذہبی و دینی تنظیموں کے سربراہان سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں ۳۰/ اپریل ۲۰۲۵ء کو "بتی گل احتجاج میں بھرپور حصہ لیں۔ ہماری گزارش ہے کہ ۳۰/اپریل کو شب میں ۹/بجے سے ۱۵۔ ۹ تک اپنے مکانوں، دکانوں، فیکٹریوں اور دیگر تجارتی مراکز کی روشنیاں بند کر کے پُرامن احتجاج کا مظاہرہ کریں۔ ساتھ ہی اپنی مساجد اور حلقۂ اثر میں عوام کو اس احتجاج میں شامل ہونے کی ترغیب دیں تاکہ حکومت کو یہ واضح پیغام دیا جاسکے کہ ملت اسلامیہ اپنی وقف املاک پر کسی قسم کی زیادتی برداشت نہیں کرے گی۔ یہ احتجاج مکمل طور پر پُرامن ہوگا اور صرف پندرہ منٹ لائٹس بند کر کے حکومت کو اپنی ناراضگی اور بے زاری کا اظہار کیا جائے گا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ اجتماعی اور پرامن احتجاج حکومت کو وقف قانون واپس لینے پر آمادہ کرے گا۔ آئیں! متحد ہوکر اپنے تشخص، دینی وقار اور ملی سرمایہ کی حفاظت کے لیے میدان عمل میں آئیں۔ اپیل کنندگان: (حضرت مولانا) سید معین الدین اشرف (سجادہ نشین کچھوچھہ شریف)۔ اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری، (مفتی) زبیر احمد مصباحی خطیب وامام سنی بڑی مسجد، مدنپورہ، ممبئی، آل انڈیا سنی جمعیت العلماء، جمعیت العلماء اہلسنت ممبئی، تنظیم علماء اہلسنت بھیونڈی، رضا اکیڈمی بھیونڈی، دانشورانِ قوم وملت ونو جوانان اہلسنت بھیونڈی۔

نوٹ ائمہ مساجد وٹرسٹیان حضرات سے گزارش ہے کہ آپ اپنی اپنی مساجد میں اعلان کرائیں اور بتی گل احتجاج میں شریک ہوکر اپنی بیداری کا ثبوت دے۔

ٹرمپ کی موجودہ معاشی پالیسی پائیدار ترقی اور مستقبل کیلئے بڑا خطرہ

پونا کالج میں شعبہ معاشیات کی جانب سے جدید حکمت عملیاں اور پائیدار مستقبل پر انٹرنیشنل کانفرنس کا شاندار انعقاد

پونے۔28/اپریل (نامہ نگار) پونے کے معروف اقلیتی ادارے پونا کالج میں شعبہ معاشیات اور آئی، کیو، اے، سی کی جانب سے ایک اہم عنوان پر انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں ملک و بیرون ملک سے ماہرین اور رسرچ اسکالرز نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کا بنیادی موضوع تھا "معاشیات، کامرس اور مینیجمنٹ میں جدید حکمت عملیاں اور جامع و پائیدار مستقبل" مذکورہ موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کانفرنس کے کلیدی مقرر جناب صغیر احمد انصاری سابق وائس چانسلر علی گڈھ مسلم یونیورسٹی نے امریکی صدر ٹرمپ کی موجودہ اقتصادی پالیسیوں کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اگر یہ پالیسیاں جاری رہیں تو اس کا سب سے برا اثر پائیدار ترقی اور مستقبل پر پڑے گا۔ اس کانفرنس میں ہندوستان بھر سے 275 سے زیادہ مندوبین اور چین، مصر اور سعودی عرب جیسے ممالک کے نمائندے اس نمایاں بین الاقوامی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اور اس طرح یہ کانفرنس ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر سامنے آئی، جہاں موسمیاتی تبدیلی، اقتصادی نابرابری اور اخلاقی طرز حکمرانی جیسے باہم جڑے مسائل کو مختلف شعبوں کی شراکت داری سے حل کرنے پر بات کی گئی۔ پونا کالج کے پرنسپل ڈاکٹر اقبال شیخ نے تمام آن لائن اور آف لائن مندوبین کا خیر مقدم کیا اور اس بات پر زور دیا کہ اقتصادی کامیابی کو جی ڈی پی سے آگے بڑھا کر ایسے پیمانوں پر پرکھنا چاہیے جو انسانی فلاح و بہبود اور ماحولیاتی صحت کو ترجیح دیں۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔ اسکے بعد فیکلٹی آف ہیومینیٹیز، ساوتریبائی پھولے پونے یونیورسٹی کے ڈین، پروفیسر (ڈاکٹر) وجے کھرے کا ولولہ انگیز خطاب ہوا، جنہوں نے روایتی اقتصادی نظریات کو چیلنج کیا۔ انہوں نے عالمی بحرانوں، جیسے اسرائیل-فلسطین تنازعہ اور یوکرین کی صورتحال، کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انسانی وقار کو تمام ترقیوں سے برتر قرار دیا۔ افتتاحی اجلاس کی نمایاں شخصیت پروفیسر (ڈاکٹر) صغیر احمد انصاری، سابق وائس چانسلر اور سابق ڈین، زرعی علوم اور چیئرمین، شعبہ اقتصادیات و بزنس مینیجمنٹ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ تھے، جنہوں نے پائیدار اقتصادی ترقی کے لیے حکمت عملی پیش کی۔ افتتاحی سیشن کے بعد تین تکنیکی سیشن منعقد ہوئے، جن میں مندوبین نے اپنے تحقیقی مقالے پیش کیے، جن میں مالیاتی نظام میں ساختی نابرابریوں سے لے کر مصنوعی ذہانت پر مبنی حل تک مختلف موضوعات شامل تھے۔ پروگرام کے اختتامی اجلاس کے مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر فردوس احمد تھے جنہوں نے مذکورہ موضوع پر پرمغز خطاب کیا اور پائیدار مستقبل وترقی کے لیے اہم نکات تجویز کیے۔ اس پرگرام میں شعبہ معاشیات کے طلبہ واساتذہ کے علاوہ میں بڑی تعداد میں دوسرے شعبوں کے صدور، اساتذہ اور طلبہ نے بھی شرکت کی اور کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

پیر طریقت مولانا لیاقت علی خان کا بصیرت افروز بیان

مہراج گنج: 29/اپریل (نمائندہ) شہر کی مشہور ومعروف دینی وعلمی درسگاہ جامعہ عربیہ صادقیہ کے جلسہ دستار بندی کے اسٹیج سے پیر طریقت، رہبر شریعت، معلم اخلاق حضرت مولانا لیاقت علی خان صاحب قاسمی مدظلہ العالی نے بہت ہی خوبصورت پیرائے میں بصیرت افروز تقریر فرمائی، حضرت مولانا نے فرمایا کہ ہمارے برے حالات اس بات کے شاہد ہیں کہ ہمارا رب، ہمارا خالق ومالک، ہمارا مسجود معبود ہم سے راضی نہیں ہے۔ اگر ہمارا معبود، ہمارا مسجود ہم سے راضی ہوتا تو یقیناً ہم پر یہ برے حالات نہیں ہوتے ہمارے، مذہبی مسائل، ہمارے مساجد، مدارس خانقاہ اور ہمارے قبرستان وعیدگاہوں کو جو خطرات لاحق ہیں یہ سب ہمارے اعمال کے سبب سے ہے۔ اعمالکم عمالکم یعنی جیسے ہمارے اعمال ہوں گے ویسے ہی حکمران ہم پر مسلط کیے جائیں گے۔ اس لئے مسلمانوں اگر چاہتے ہو کہ تمھارے حالات بہتر ہوں تو ابھی سے توبہ کرو گناہوں سے باز آجاؤ اور اپنے معبود ومسجود سے اپنا رشتہ مضبوط کر لو۔ ان شاء حالات بدل جائیں گے۔ واضح رہے کہ اس جلسہ دستار بندی میں 27/حفاظ کرام کے سروں پر دستار باندھ کر ان کا اعزاز واکرام کیا گیا۔ پیر طریقت رہبر شریعت کے رقت آمیز دعا پر شب کے ساڑھے بارہ بجے یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ دستار بندی کو کامیاب بنانے میں صدر جامعہ ایڈوکیٹ اقبال خان صاحب، خازن جامعہ ڈاکٹر احسن نذیر صدیقی، نائب صدر جامعہ ڈاکٹر ابرار احمد ناظم جامعہ مولانا محمد اطہر صاحب قاسمی کی شب وروز کی محنتوں، مشوروں اور دعائے نیم شبی کا بڑا حصہ ہے۔ صدر المدرسین جامعہ عربیہ صادقیہ مولانا شبیر احمد قاسمی نے تمام اراکین جامعہ وناظم جلسہ مولانا اشفاق اللہ خان ندوی اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔

اقلیتی وزیر دانش آزاد انصاری نے

ذکی طارق بارہ بنکوی کو ان کی ادبی اور سماجی خدمات پر اعزاز سے نوازا

بارہ بنکی: 29/اپریل (ابوشحمہ انصاری) 15ویں راشٹریہ پسماندہ کنونشن کے دوران لکھنؤ میں مومن انصار سبھا نے ممتاز شاعر و ادیب ذکی طارق بارہ بنکوی کو ان کی غیر معمولی ادبی خدمات اور سماجی اثرات کے اعتراف میں ایک معزز اعزاز سے سرفراز کیا۔ یہ اعزاز اتر پردیش حکومت کے وزیر مملکت برائے اقلیتی فلاح، مسلم وقف اور حج، دانش آزاد انصاری کی جانب سے پیش کیا گیا۔ اس موقع پر مومن انصار سبھا کے قومی صدر اکرم انصاری، محمد اکرام انصاری، محمد رئیس انصاری، ابوشحمہ انصاری اور دیگر معزز شخصیات نے شرکت کی۔ دانش آزاد انصاری نے اپنے خطاب میں کہا، ذکی طارق بارہ بنکوی ایک ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے اردو ادب اور صحافت کے میدان میں بے مثال کارکردگی دکھائی ہے۔ ان کی شاعری نے اردو زبان کو نئی جہت دی اور سماجی مسائل پر ان کی بصیرت نے نہ صرف ادب کو متحرک کیا بلکہ سماج میں آگاہی اور تبدیلی کے لیے بھی ایک مضبوط آواز بنائی۔ ان کی محنت اور لگن کے اعتراف میں یہ اعزاز پیش کیا گیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ذکی طارق بارہ بنکوی کی خدمات نہ صرف ادب کی دنیا میں بلکہ سماجی تبدیلی کے لیے بھی نہایت اہم ہیں۔ اکرم انصاری نے ذکی طارق بارہ بنکوی کی شاعری اور سماجی خدمات پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا، ذکی طارق بارہ بنکوی نے اپنی شاعری کے ذریعے ادب کو نئی روشنی دی اور سماج کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ ان کی قلم کی طاقت نے نہ صرف اردو ادب کو پروان چڑھایا بلکہ سماجی اور ثقافتی مسائل کو بھی بے باکی سے پیش کیا۔ ان کی شاعری نے نہ صرف اہلِ ادب کو متاثر کیا بلکہ عوامی سطح پر بھی شعور بیدار کیا۔ ہم ان کی خدمات کو سراہتے ہیں اور ان کے اس اعزاز پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ محمد اکرام انصاری نے ذکی طارق بارہ بنکوی کے حوالے سے مزید کہا کہ ذکی طارق بارہ بنکوی کی تحریروں نے اردو ادب میں نئے زاویے متعارف کرائے ہیں۔ ان کی تخلیقی جدوجہد اور سماجی مسائل پر گہری نگاہ نے نوجوانوں کو ایک سمت دکھائی ہے، جس سے اردو ادب کا دائرہ وسیع ہوا ہے۔ دیگر معزز شخصیات نے بھی اس موقع پر ذکی طارق بارہ بنکوی کی محنت، عزم اور اردو ادب کے لیے ان کی گراں قدر خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس تقریب میں مومن انصار سبھا کے دیگر ارکان اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھی شرکت کی، جو اس اعزاز کی اہمیت اور ذکی طارق بارہ بنکوی کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی حمایت میں موجود تھے۔ یہ اعزاز ذکی طارق بارہ بنکوی کی اردو ادب اور صحافت میں خدمات کا عکاس ہے، اور یہ ان کی محنت اور عزم کو ایک قومی سطح پر تسلیم کیا گیا ہے۔ اس موقع پر ذکی طارق بارہ بنکوی نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا، یہ اعزاز میرے لیے ایک نئی تحریک کا باعث ہے اور میں اس کے ذریعے اپنی خدمات کو مزید موثر طریقے سے جاری رکھوں گا تاکہ اردو ادب اور سماجی تبدیلی کے میدان میں کچھ اور مثبت اضافہ کر سکوں۔

پہلگام دہشت گردانہ حملے کے خلاف مانو برادری کا سخت احتجاج اور مذمت

حیدرآباد، 29اپریل (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے اسٹاف ایسوسی ایشنز نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کے خلاف احتجاج کرنے اور دہشتگردوں کی مذمت کرنے کے لیے کینڈل لائٹ مارچ کا انعقاد کیا۔ جلوس نے متاثرین کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے دو منٹ کی خاموشی اختیار کی اور متاثرین اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ یکجہتی کا واضح پیغام دیا۔ ڈاکٹر شبانہ کیسر، صدر مانو ٹیچرس ایسوسی ایشن اور فیڈکوٹا کی نائب صدر نے اس دہشتگردانہ فعل کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ آج پورا ہندوستان پہلگام میں معصوم سیاحوں پر وحشیانہ حملے کے خلاف متحد ہے اور چاہتا ہے کہ دہشت گردوں کی شناخت کی جائے اور انہیں مناسب سزا دی جائے۔ ڈاکٹر اسلم پرویز، سیکریٹری، مانو آفیسرز ایسوسی ایشن نے بھی اس بے رحمانہ فعل کی شدید مذمت کی اور کہا کہ کوئی بھی مذہب نفرت کا درس نہیں دیتا اور کسی بھی دہشت گردی کی کارروائی کو کسی بھی بنیاد پر جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ شیخ نوید، صدر مانو ایمپلائز ویلفیئر ایسوسی ایشن نے اس واقع کو نہ صرف سیاحوں پر بلکہ پوری قوم پر حملہ قرار دیا اور کہا کہ حکومت ہند کو مستقبل میں ایسے حملوں کو روکنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرنے چاہیے۔ ڈاکٹر جمیل احمد، دھرم جیت، شاہنواز علی قریشی اور دیگر نے بھی اس موقع پر اظہار خیال کیا۔ یہ کینڈل لائٹ مارچ انتظامی عمارت سے شروع ہو کر مین گیٹ پر اختتام پذیر ہوا۔ یونیورسٹی کے اساتذہ، افسران، اسٹاف ممبران اور طلباء کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

ضلع پریشد مہاتما گاندھی اسکول ہیورکھیڑ کی اردو لائبریری کے لیے کتب کا عطیہ اور کتابوں کی تقسیم

ھاجرہ نور زریاب کی جانب سے گیارہ ھزار روپے مالیت کی کتابوں کا تحفہ

اکولہ:29/اپریل (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) علم کی روشنی پھیلانے اور طلبہ میں تعلیم کا شعور بیدار کرنے کے عظیم مقصد کے تحت ضلع پریشد مہاتما گاندھی اسکول ہیورکھیڑ میں ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں ہاجرہ نور زریاب کی جانب سے گیارہ ہزار روپے مالیت کی کتابوں کا بیش قیمت تحفہ اسکول کے طلبہ کو پیش کیا گیا۔ اس بامقصد تقریب کی صدارت تلہارا تعلقہ کے بلاک ایجوکیشن آفیسر (BEO) ڈنیش دوتنڈے نے فرمائی جب کہ مدرسہ ہذا کے صدر مدرس سید قمر علی، ضلع پریشد مڈل اسکول ہیورکھیڑ کے صدر مدرس ناظم خان، ڈاکٹر ذاکر نعمانی، ظفر احمد، محمد زبیر، عتیق الرحمٰن اور عبدالعظیم کی خصوصی شرکت رہی۔ اس موقع پر بلاک ایجوکیشن آفیسر دوتنڈے سر نے اپنی تقریر میں تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ علم ہی وہ طاقت ہے جو کسی قوم کو ترقی کی بلند ترین منزلوں تک پہنچا سکتی ہے اس کے لئے پڑھنا ضروری ہے۔ بعد ازاں سبھی حاضرین نے اپنے دست مبارک سے طلبہ میں کتابیں تقسیم کیں۔ محترمہ ہاجرہ نور زریاب کے اس تعلیمی عطیہ کی تمام حاضرین نے بھرپور ستائش کی اور اسے ایک قابلِ تقلید مثال قرار دیا۔ اسکول کے صدر مدرس سید قمر علی سر نے ہاجرہ نور زریاب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ان کے اس نیک اقدام سے طلبہ کو معیاری تعلیم حاصل کرنے میں بڑی مدد ملے گی ہاجرہ نور زریاب کی اردو زبان سے قلبی وابستگی اور تعلیمی خدمات قابلِ ستائش ہیں۔ ان کی جانب سے امسال ضلع بھر میں اب تک 20 اردو میڈیم اسکولوں کو لائبریری کے لیے کتابیں مہیا کی جا چکی ہیں، جن میں مہاتما گاندھی ہائی اسکول ہیور کھیڑ بھی شامل ہے۔ تقریب کے آخر میں اسکول کے بچوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور مستقبل میں تعلیم میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ بتادیں کہ ہاجرہ نور زریاب ضلع پریشد اردو مڈل اسکول، دہی ہنڈا میں درس وتدریس کے فرائض انجام دے رہی ہیں۔ وہ صرف ایک مخلص معلمہ ہی نہیں بلکہ ایک کہنہ مشق شاعرہ بھی ہیں۔ ان کے کئی شعری مجموعے منظر عام پر آ چکے ہیں۔ ہاجرہ نور معروف بزرگ شاعر نور احمد نور پاتوری کی صاحبزادی ہیں، جن سے انہیں ادب کا ذوق وراثت میں ملا ہے۔ اردو ادب سے ان کی وابستگی اور تعلیمی میدان میں سرگرم کردار نہ صرف اہلِ اردو کے لیے باعثِ فخر ہے بلکہ دیگر اساتذہ کے لیے بھی ایک روشن مثال ہے۔ ان کی کوششیں اردو زبان کی بقا، فروغ اور نئی نسل میں ادبی شعور پیدا کرنے کی ایک زندہ علامت ہیں۔ پروگرام کی کارروائی ڈاکٹر ذاکر نعمانی نے چلائی جب کہ محمّد زبیر کے رسمِ شکریہ پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

آئینی شعور وسماجی انصاف پر ہفتہ واری سرگرمیاں، ہونہار طلبہ کی حوصلہ افزائی

بارہ بنکی: 29/اپریل (ابوشحمہ انصاری) بھارت رتن بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی جینتی کے موقع پر "آزادی کے امرت کال" کے تحت فخرالدین علی احمد گورنمنٹ کالج، محمود آباد میں 14 اپریل سے 28 اپریل 2025 تک ہفتہ واری تقریبات کا سلسلہ جاری رہا۔ اس خصوصی جشن کا مقصد آئینی شعور کو فروغ دینا، سماجی مساوات کو اجاگر کرنا اور خواتین کے احترام جیسے اہم موضوعات پر بیداری پیدا کرنا تھا۔ ان تقریبات کے دوران کالج میں روزانہ مختلف موضوعات پر مبنی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا، جن میں تقاریر، معلوماتی لیکچرز، کلام خوانی، مضمون نویسی، پوسٹر سازی اور تقریری مقابلے شامل تھے۔ ان سرگرمیوں میں طلبہ نے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ تقاریب میں کالج کے تدریسی عملے نے بھرپور شرکت کی، جن میں ڈاکٹر امیہ کمار، ڈاکٹر جیوتی، ڈاکٹر یوگیش، ڈاکٹر شویتا، ڈاکٹر وشاکھا، ڈاکٹر زیبا خان، ڈاکٹر او پی سنگھ، ڈاکٹر سنجنا، ڈاکٹر وِشال، ڈاکٹر سپریتی، ڈاکٹر دیویش اور ڈاکٹر سلیل کمار شامل رہے۔ 28 اپریل کو منعقدہ اختتامی تقریب میں مختلف مقابلوں میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ کو اعزازات سے نوازا گیا۔ مضمون نویسی مقابلے میں سونی یادو نے پہلا، کویتا نے دوسرا اور ہری ونش کمار نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ پوسٹر میکنگ میں آنند، بھومیکا اور انوشکا بالترتیب اول، دوم اور سوم مقام پر رہیں۔ ہندی تقریری مقابلے میں ہیمانشو نے پہلا، ریتو نے دوسرا اور ایک طالبہ نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ اختتامی تقریب کی صدارت کالج کی پرنسپل ڈاکٹر سیما سنگھ نے کی، جب کہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر منتظر قائمی نے انجام دیے۔ تقریب کا اختتام ڈاکٹر پرارتھنا سنگھ کے کلماتِ تشکر پر ہوا، جنہوں نے تمام شرکاء، اساتذہ اور طلبہ کا شکریہ ادا کیا۔

یوم حق خدمت پر تھانے میونسپل کارپوریشن کی پہل

حلف برداری، سہولت مرکز کا معائنہ اور خواتین کی بیداری مہم کا انعقاد

تھانے:29/اپریل (آفتاب شیخ): مہاراشٹر رائٹ ٹو پبلک سروس ایکٹ 2015 کے نفاذ کے دس برس مکمل ہونے پر تھانے میونسپل کارپوریشن نے "یوم خدمت کا حق" منایا۔ اس موقع پر افسران و ملازمین نے دیانتداری سے خدمات انجام دینے کا حلف لیا، شہری سہولیات مرکز کا معائنہ کیا گیا اور خواتین کو خدمات کے حقوق سے باخبر کرنے کے لیے ایک خصوصی پروگرام منعقد ہوا۔ اس دن کا آغاز نریندر بلاڑ ہال میں حلف برداری تقریب سے ہوا جہاں افسران و ملازمین نے اس عہد کا اعادہ کیا کہ وہ شہریوں کو مقررہ مدت میں شفاف، شائستہ اور ذمہ دارانہ انداز میں سرکاری خدمات فراہم کریں گے۔ تقریب میں ایڈیشنل کمشنر پرشانت روڈے، ڈپٹی کمشنر جی جی گوڈی پورے، امیش براری، اناگھ قدم اور ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر رانی شندے سمیت دیگر افسران موجود تھے۔ بعدازاں ایڈیشنل کمشنر روڈے نے میونسپل ہیڈ کوارٹر میں واقع شہری سہولیات مرکز کا معائنہ کیا، ملازمین سے تبادلہ خیال کیا اور عوام کو دی جانے والی خدمات کے معیار کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر موجود افسران میں گوڈی پورے، براری، سچن سانگلے، کدم، ڈاکٹر شندے، خواتین و اطفال ترقی افسر دیانند گنڈپ اور کمپیوٹر آفیسر نتن ڈمبرے شامل تھے۔ یوم حق خدمت کی مناسبت سے خواتین میں بیداری مہم کے تحت نریندر بلاڑ آڈیٹوریم میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر امیش براری نے ایکٹ کی دفعات، سرکاری خدمات اور ان کے طے شدہ وقت کی وضاحت کی۔ جی جی گوڈی پورے نے ریاستی حکومت کے کردار اور مقامی سطح پر کیے گئے اقدامات پر روشنی ڈالی۔ اختتام پر ڈپٹی کمشنر اناگھ قدم نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور انہیں تلقین کی کہ وہ اپنے خاندان اور برادری میں خدمات کے حقوق کے بارے میں شعور پھیلائیں۔

پرائم ویڈیو نے اپنی آنے والی دل دہلا دینے والی ڈرامہ سیریز ولیج ہسپتال کے لیے 9 مئی کو پریمیئر کی تاریخ مقرر کی ہے!

ممبئی:29/اپریل (ایم ملک) پرائم ویڈیو، بھارت کی سب سے پسندیدہ تفریحی جگہ، نے آج اپنی آنے والی اصل ڈرامہ سیریز گرام چکتسالے کی ریلیز کی تاریخ کا اعلان کیا ہے، جس کا پریمیئر 9 مئی کو ہوگا۔ TVF (دی وائرل فیور) کے بینر تلے پروڈیوس کیا گیا، یہ اصل سیریز دیپک کمار مشرا نے تخلیق کی ہے، جب کہ اس کی کہانی وبھوسمن اور شریا سریواستو نے لکھی ہے اور راہول نے ہدایت کی ہے۔ پانچ حصوں پر مشتمل سیریز ڈاکٹر پربھات کے سفر کی پیروی کرتی ہے، جو ایک پرجوش شہری ڈاکٹر ہے، جب وہ ایک دور دراز گاؤں میں تقریباً ناکارہ پبلک ہیلتھ سنٹر کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے سرکاری مشینری کی رکاوٹوں، مقامی لوگوں کے شکوک و شبہات اور ایک چھوٹے سے شہر کے انوکھی مسائل سے گزرتے ہیں۔ گرام چکتسالیا میں امول پراشر اور ونے پاٹھک مرکزی کرداروں میں نظر آئیں گے، ان کے ساتھ شاندار اداکاروں جیسے اکانکشا رنجن کپور، آنند یشور دویدی، آکاش مکھیجا، اور گریما وکرانت سنگھ اہم کرداروں میں ہیں۔ یہ سلسلہ 9 مئی سے صرف بھارت میں پرائم ویڈیو پر شروع ہوگا اور دنیا بھر کے 240 سے زیادہ ممالک اور خطوں میں۔ منیش مینگھانی، ڈائریکٹر، کنٹینٹ لائسنسنگ، پرائم ویڈیو انڈیا نے کہا، "پرائم ویڈیو میں، ہمارا مشن صرف تفریح تک محدود نہیں ہے۔ ہم ہندوستان کے بھرپور تنوع کو ایسی کہانیوں کے ذریعے ظاہر کرنے کے لیے پرعزم ہیں جو نہ صرف ہمارے مقامی رنگوں کو مناتی ہیں بلکہ عالمی سامعین کے ساتھ بھی جڑتی ہیں۔ گرام چکتسال بالکل اس وژن کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ سیریز مہارت کے ساتھ نوجوان ڈاکٹروں کے خیالات کو بیان کرتی ہے، جو نوجوان ڈاکٹروں کے خیالات کو ایک ساتھ بیان کرتی ہے۔ دیہی ہندوستان کے مرکز میں یہ سفر سامعین کو ایک ایسے تجربے پر لے جاتا ہے جو پوری طرح سے ہندوستانی ہے لیکن اس کا انسانی جذبات سے ایک عالمگیر تعلق ہے، جس نے مستقل طور پر پُرسکون کہانیاں پیش کی ہیں، ہمیں یقین ہے کہ گرام چکتسال اپنی بھرپور کہانی کے ساتھ سامعین کو مسحور کرے گا۔ دیہی زندگی کی متحرک تصویر کشیو جے کوشی، صدر، وائرل فیور نے کہا، "گرام چکتسالے کے ذریعے، ہم ایک ایسی کہانی پیش کر رہے ہیں جو دل دہلا دینے والی اور متاثر کن ہے، جس میں دیہی صحت کی دیکھ بھال کے چیلنجوں اور کامیابیوں کو اس انداز میں دکھایا جا رہا ہے جو مزاحیہ اور گہرا تعلق ہے۔ اس جدوجہد کو ظاہر کریں جہاں وہ صرف بیماریوں سے لڑ رہے ہیں، تعصبات اور جمود کو چیلنج کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ، یہ سمجھنا ایک دوطرفہ عمل ہے جس کے ساتھ امول پاراشر نے ایک بار پھر سے پرائم مین کے کردار کو پیش کیا ہے۔

کم عمری کی شادیوں کو روکنے کیلئے دستخطی مہم کا آغاز

ناندیڑ، 29 اپریل:۔ اکشے ترتیہ کے موقع پر ہونے والی کم عمری کی شادیوں کو روکنے کے لیے ناندیڑ ضلع میں دستخطی مہم کا آغاز کیا گیا ہے۔ اس مہم کا افتتاح آج ضلع کلکٹر کے دفتر میں رکن اسمبلی پرتاپ راو پاٹل چکھلیکر اور ضلع کلکٹر راہول کردیلے کے ہاتھوں انجام پایا۔ اس پروگرام میں میونسپل کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار دوئیفوڑے، نائب ضلع کلکٹر پی ایس بورگاو؟ نکر، ریزیڈنٹ نائب ضلع کلکٹر مہیش وڈدکر، ضلع خواتین و اطفال ترقی افسر روپالی رنگاری، ضلع چائلڈ پروٹیکشن افسر ودیا آلنے، گجانن جندموار، بی پی بڑونے، یونیسیف کی مونالی دھروے، اور جن سیوا گرامین وکاس و شکشن پرتشٹھان کے پروجیکٹ کوآرڈینیٹر ارون کامبلے، نلیش کلکرنی، آشا سوریہ ونشی سمیت کئی معزز شخصیات موجود تھیں۔ دستخطی مہم کے ذریعے ضلع کے عوام کو کم عمری کی شادی کے منفی اثرات سے آگاہ کیا جا رہا ہے، ساتھ ہی بچوں کی تعلیم، صحت اور تحفظ کے بارے میں بیداری پیدا کی جا رہی ہے۔ یہ مہم ضلع انتظامیہ، مختلف رضاکار تنظیموں اور یونیسیف کے اشتراک سے چلائی جا رہی ہے۔ ضلع انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کم عمری کی شادیوں کو جگہ نہ دیں اور سماج میں اس کے خلاف پیغام عام کریں۔

ضلع کلکٹر آفس کے احاطے میں پابندی کے احکامات نافذ

ناندیڑ، 29 اپریل: مہاراشٹر دن کے موقع پر یکم مئی کو پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہونے والی ہے۔ اس دوران کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچنے کے لیے ضلع کلکٹر آفس کے احاطے میں پابندیاتی احکامات جاری کیے گئے ہیں۔ ان احکامات کے مطابق ضلع کلکٹر آفس ناندیڑ کے سامنے کا مرکزی سڑک، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے مجسمے سے چھترپتی شیواجی مہاراج کے مجسمے تک، وہاں سے ضلع کلکٹر آفس، پھر مہاتما گاندھی کے مجسمے اور وہاں سے مہاویر چوک تک کے مرکزی سڑک پر "بھارتی شہری تحفظ ضابطہ "2023 کی دفعہ 163 کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ راہول کرڈیلے نے 29 اپریل 2025 کی نصف شب (یعنی 28 اپریل کی رات 12 بجے) سے 3 مئی 2025 کی نصف شب تک دھرنے، بھوک ہڑتال، خودسوزی، جلوس، ریلی، ستیہ گرہ جیسے احتجاجی مظاہروں پر پابندی عائد کی ہے۔ مزید یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ چونکہ ہنگامی صورتِ حال میں متعلقہ افراد کو نوٹس دے کر ان کا موٴقف سننے کے لیے مناسب وقت میسر نہ ہو سکا، اس لیے "بھارتی شہری تحفظ ضابطہ "2023 کی دفعہ 163(2) کے تحت یکطرفہ طور پر یہ حکم جاری کیا گیا ہے۔

TECH-واری: ڈیجیٹل انتظامیہ کی طرف مہاراشٹر کا پُراعتماد سفر

ممبئی، 29 اپریل: (ورق تازہ نیوز) عام انتظامیہ محکمہ کی جانب سے "TECH" واری - ٹیک لرننگ ویک" کے عنوان سے ایک منفرد پروگرام کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ یہ پروگرام مہاراشٹر کے تمام سرکاری ملازمین کو ڈیجیٹل دور کے لیے ضروری علم، اوزار اور سوچ فراہم کرنے کے لیے منعقد کیا جا رہا ہے۔ 5 سے 9 مئی 2025 تک وزارت، ممبئی میں یہ تربیتی پروگرام ہوگا۔ TECH-واری مہاراشٹر کے انتظامیہ میں ڈیجیٹل تبدیلی کا ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔ "واری" جیسے ثقافتی اہمیت کے تصور پر مبنی یہ TECH-واری پروگرام سرکاری ملازمین میں مسلسل سیکھنے اور باہمی تعاون کا جذبہ بیدار کرے گا۔ اس کا مقصد ملازمین کو جدید ٹیکنالوجی سکھا کر عوام دوست اور موٴثر انتظامیہ کے لیے بااختیار بنانا ہے۔

ابھرتی ٹیکنالوجی سے بااختیار بنانا: TECH-واری کا بنیادی مقصد جدید ٹیکنالوجی کو سرکاری ملازمین کے لیے آسان اور قابلِ فہم بنانا ہے۔ اس میں مصنوعی ذہانت (AI)، بلاک چین، انٹرنیٹ آف تھنگز (IoT)، سائبر سکیورٹی، اور ڈیجیٹل فنانس جیسے پیچیدہ موضوعات پر ماہرین کی رہنمائی فراہم کی جائے گی، تاکہ یہ موضوعات سادہ اور قابل فہم انداز میں سمجھائے جا سکیں۔ اس پروگرام کے ذریعے انتظامیہ کی صلاحیت میں اضافہ، خدمات کی فراہمی اور شہریوں کی شرکت میں بہتری لانے کے طریقے سکھائے جائیں گے۔ صرف ٹیکنیکل علم تک محدود نہیں، بلکہ ملازمین کی ذہنی و جذباتی صحت پر بھی توجہ دی جائے گی۔ اس مقصد کے تحت دباؤ سے نمٹنے، میوزک تھراپی، مراقبہ، اور ورک لائف بیلنس جیسے موضوعات پر خصوصی سیشنز بھی ہوں گے۔

نامور مقررین کی شرکت:- 5 مئی: ** معروف روحانی شخصیت *پربھو گور گوپال داس* کا لیکچر، موضوع: "موثر اور دباؤ سے پاک زندگی"

- 6** مئی: ** مشہور شیف *مادھورا انچل* کا لیکچر، موضوع: "سفر کی ریسپی"
- 7** مئی: ** غذائی ماہر *رُجتا دیویکر* کا لیکچر، موضوع: "صحت مند طرزِ زندگی"
- 8** مئی: ** *ڈاکٹر سنتوش بوراڈے* کا لیکچر، موضوع: "زندگی کا سنگیت" اور "مراقبہ و باطنی سکون"

انتظامیہ میں ٹیکنالوجی کے علمبردار:- **ٹیکنالوجی کے ذریعے انتظامیہ میں تبدیلی: ایس. کرشنن، سیکریٹری (MeitY)

- **مصنوعی ذہانت**: ابھشیک سنگھ، CEO، AI انڈیا مشن
- **مہاراشٹر کے لیے فرنٹیئر ٹیکنالوجی**: دیبجانی گھوش، فیلو، نیتی آیوگ
- **زبان کی رکاوٹوں کو ختم کرنے والی ٹیکنالوجی**: امیتابھ ناگ، CEO، ڈیجیٹل انڈیا

مہاراشٹر کے انتظامی افسران کی شرکت

- **ریونیو ڈپارٹمنٹ میں فرنٹیئر ٹیکنالوجی کا استعمال**: راجیش کمار، ایڈیشنل چیف سیکریٹری
- **Startup Demo Day (Maha-RISE Platform)**: منیشا ورما، ایڈیشنل چیف سیکریٹری، سکل ڈیولپمنٹ

ڈیزاسٹر مینجمنٹ میں فرنٹیئر ٹیکنالوجی کا استعمال: وجیا لکشمی بیدری، ڈویژنل کمشنر، ناگپور

- ** کمبھ میلہ میں فرنٹیئر ٹیکنالوجی کا استعمال**: پروین گیڈام، ڈویژنل کمشنر، ناسک
- **شہری علاقوں میں فرنٹیئر ٹیکنالوجی کا استعمال**: شیکھر سنگھ، کمشنر، پمری-چنچوڑ میونسپل کارپوریشن

ذاتی و پیشہ ورزندگی میں ٹیکنالوجی کا موٴثر استعمال: سورج مانڈرے، زرعی کمشنر

انوویشن پر تبادلہ خیال: ڈاکٹر وکاس نائک، CEO، مہاراشٹر اسٹیٹ انوویشن سوسائٹی

یہ پروگرام مہاراشٹر کی سرکاری انتظامیہ کو ڈیجیٹل دور کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے ایک اہم قدم ثابت ہوگا، جس سے عوامی خدمات کی فراہمی زیادہ شفاف، جوابدہ اور موٴثر ہو سکے گی۔

بھارت اور امریکہ نے کثیر شعبوں کے باہمی تجارتی معاہدے پر بات چیت کی

نئی دہلی۔ 29 اپریل۔ ایم این این۔ وزارت تجارت اور امریکی تجارتی نمائندے کے دفتر کے نمائندوں نے واشنگٹن میں ملاقات کی اور 2025 کے موسم خزاں تک کثیر شعبوں کے دوطرفہ تجارتی معاہدے کی پہلی قسط کو ختم کرنے کے راستے پر تبادلہ خیال کیا۔ مرکزی وزارت تجارت کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ وزارت تجارت اور امریکہ کے درمیان ابتدائی معاہدے میں باہمی جیت کے مواقع شامل ہوں گے۔ ٹیم نے 2025 کے موسم خزاں تک باہمی طور پر فائدہ مند، کثیر سیکٹر کے دوطرفہ تجارتی معاہدے کی پہلی قسط کو ختم کرنے کے راستے پر تبادلہ خیال کیا، جس میں ابتدائی باہمی جیت کے مواقع بھی شامل ہیں۔ یہ گزشتہ ماہ قومی دارالحکومت میں پہلے دوطرفہ بات چیت کے بعد ہوا ہے۔ بیان کے مطابق، دونوں فریقوں نے ہندوستان-امریکہ دوطرفہ تجارتی معاہدے کے ایک حصے کے طور پر ٹیرف اور نان ٹیرف کے معاملات کا احاطہ کرنے والے وسیع موضوعات پر نتیجہ خیز بات چیت کی۔

یکم مئی کو مہاراشٹرا دن کی صبح سرکاری تقریب میں

سرپرست وزیر اتل ساوے کے ہاتھوں پرچم کشائی

ناندیڑ، 29 اپریل:۔ مہاراشٹرا ریاست کا 66 واں یوم تاسیس بروز جمعرات، یکم مئی 2025 کو وزیرا؟ باد پولیس ہیڈکوارٹر کے پریڈ میدان، ناندیڑ میں صبح 8 بجے پرچم کشائی اور پریڈ کی سرکاری تقریب منعقد کی جائے گی۔ ریاست کے پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود، دودھ کی ترقی، غیر روایتی توانائی کے وزیر اور ناندیڑ ضلع کے سرپرست وزیر اتل ساوے اس موقع پر پرچم کشائی کریں گے۔ ناندیڑ ضلع انتظامیہ کی جانب سے عوام سے اس تقریب میں شرکت کی اپیل کی گئی ہے۔ اس مرکزی سرکاری پروگرام میں سبھی کو شرکت کا موقع مل سکے اس لیے دیگر تمام دفاتر، ادارے وغیرہ اپنی پرچم کشائی کی تقریبات صبح 7:15 سے پہلے یا صبح 9 بجے کے بعد منعقد کریں، ایسی ہدایت دی گئی ہے۔ تمام مدعو افراد سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ قومی لباس میں تقریب شروع ہونے سے 20 منٹ قبل اپنی نشستوں پر پہنچ جائیں۔ حفاظتی وجوہات کی بنا پر بیگ ساتھ نہ لانے کی بھی اپیل کی گئی ہے۔ مہاراشٹرا ریاست کے یوم تاسیس کے موقع پر مختلف تقاریب اور مقامات پر قومی پرچم لہرانے کے لیے حکومت کے سرکلر اور فلیگ کوڈ میں دی گئی ہدایات کی سختی سے پابندی کی جائے۔ وزارت داخلہ کے سرکلر کے مطابق قومی پرچم کے احترام کے پیش نظر پلاسٹک کے پرچم کا استعمال نہیں کیا جانا چاہیے، اس بات کو یقینی بنانے کی بھی اپیل کی گئی ہے۔ مہاراشٹرا ریاست کا 66 واں یوم تاسیس یکم مئی 2025 کو منانے کے حوالے سے جنرل ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ نے 28 اپریل 2025 کو سرکلر جاری کیا ہے، جس کے مطابق تمام محکموں کے سربراہان کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس موقع پر مناسب پروگراموں کا انعقاد کریں۔

معلّمہ محمدی عظمیٰ خان کو تعلقہ و ضلعی سطح پر اعزاز

ناندیڑ: 29/اپریل: ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (ڈائیٹ) ناندیڑ اور محکمہ تعلیم ضلع پریشد ناندیڑ کے اشتراک سے ڈائیٹ کالج ناندیڑ میں منعقدہ تعلیمی ویڈیو میکنگ انعامی مقابلے کی تقریب تقسیم انعامات آج شاندار انداز میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں ناندیڑ کے ممتاز تعلیمی ادارے مدینۃ العلوم ہائی اسکول کی سرگرم اور باصلاحیت معلّمہ محمدی عظمیٰ خان کو تعلقہ سطح پر انعام اوّل اور ضلعی سطح پر انعام دوّم سے ناندیڑ کے ڈائیٹ پرنسپل پرکاش چٹکلوار نے اپنے ہاتھوں سے معلّمہ محمدی عظمیٰ خان کو نقد انعام، ٹرافی اور توصیفی سند دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔ انہیں ان کی اعلیٰ معیاری و موٴثر تعلیمی ویڈیوز اور تعلیمی سرگرمیوں میں بہترین کارکردگی کیلئے سراہا گیا۔ تقریب میں ضلع پریشد کی چیف ایگزیکیٹیو آفیسر میگھنا کاوَلی میڈم، ضلع پریشد سیکنڈری ایجوکیشن آفیسر مادھو سلگر، پرائمری ایجوکیشن آفیسر ڈاکٹر سویتا بر گے میڈم، ایجوکیشن آفیسر (یوجنا) دلیپ کمار بنسوڑے، ڈائیٹ پروفیسر پرکاش شِرسے سمیت دیگر معززین نے شرکت کی اور فاتحین کی حوصلہ افزائی کی۔ معلّمہ محمدی عظمیٰ خان کی اس شاندار کامیابی پر مدینۃ العلوم ہائی اسکول کی صدر معلّمہ متین اطہر فاطمہ صاحبہ اور تدریسی و غیر تدریسی عملے نے انہیں تہہ دل سے مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے محمدی عظمیٰ خان کی محنت، لگن اور تعلیمی میدان میں ان کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

کانگریس کی 'سد بھاونا یاترا' کو ناسک میں زبردست عوامی پذیرائی

یکم مئی کو پرلی میں ستیہ گرہ اور 4 و 5 مئی کو پربھنی میں آئین بچاؤ یاترا

ممبئی/ناسک: مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرشوردھن سپکال نے ناسک میں حالیہ پرتشدد واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ قصورواروں کو قانون کے مطابق سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے والی طاقتوں کو روکا جا سکے۔ اُنہوں نے کہا کہ چھترپتی شیواجی مہاراج، شاہو مہاراج، مہاتما پھولے اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر جیسے عظیم رہنماؤں کے نظریات پر قائم ریاست میں نفرت اور تعصب پھیلانے کی کوششیں ناقابلِ برداشت ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ہرشوردھن سپکال نے ناسک شہر میں 'ہتاتما اسمارک' سے 'گاڈگے مہاراج پُل' تک نکالی گئی 'آئین سدبھاو؟ نا یاترا' کے دوران کیا، جس میں ہزاروں کارکنان اور پارٹی عہدیداران شریک ہوئے۔ اس یاترا کی قیادت خود سپکال کر رہے تھے جبکہ اُن کے ہمراہ کانگریس کے ریاستی نائب صدر شرد اہیر، ریاستی جنرل سکریٹری برج دت، ضلعی صدر شریش کوتوال، رکن پارلیمان شوبھا بچاو، ریاستی نائب صدر کنال پاٹل اور ناسک شہر کانگریس صدر آکاش چھاجیڈ سمیت دیگر قائدین موجود تھے۔ سپکال نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستانی آئین نے دلت، محروم، خواتین اور اقلیتوں کو مساوی حقوق عطا کیے، جو ماضی میں چند افراد کے ہاتھوں میں اقتدار اور قانون کی بالادستی کی شکل میں محدود تھے۔ آج کچھ عناصر ذات پات اور مذہب کے نام پر معاشرے میں دراڑیں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں، جو مہاراشٹر کی ثقافت اور روایت کے منافی ہے۔ کانگریس پارٹی ریاست بھر میں 'سد بھاو؟ نا یاترا' کے ذریعے عوام میں بھائی چارے اور آئین کے تئیں شعور اجاگر کر رہی ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ 1 مئی کو پرلی میں "آئینی عہد ستیہ گرہ" جبکہ 4 اور 5 مئی کو پربھنی میں 'آئین بچاؤ یاترا' منعقد کی جائے گی، جس کا مقصد آئینی اقدار اور جمہوری حقوق کا تحفظ ہے۔ سپکال نے ناسک میں ماضی قریب میں پیش آنے والے ناخوشگوار واقعات پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قانون شکنی کے مرتکب افراد کو سزا ضرور ملنی چاہیے، تاہم انصاف کے تقاضے یہ بھی ہیں کہ بیگناہوں کو نشانہ نہ بنایا جائے۔ اُنہوں نے زور دے کر کہا کہ سماجی ہم آہنگی، بھائی چارہ اور روایتی اقدار کے بغیر مہاراشٹر میں پرامن بقائے باہمی ممکن نہیں۔ اس موقع پر اُنہوں نے عوام سے اپیل کی کہ نیک نیتی اور اتحاد کی شمع کو جلائے رکھیں تاکہ مہاراشٹر کی تہذیبی شناخت محفوظ رہ سکے۔

کارپوریشن کے انتخابی ماہر انعامدار اختر بیگ آج سبکدوش

الیکشن ڈیپارٹمنٹ میں نمایاں اور موٴثر خدمات سے چھوڑا انمٹ نقش

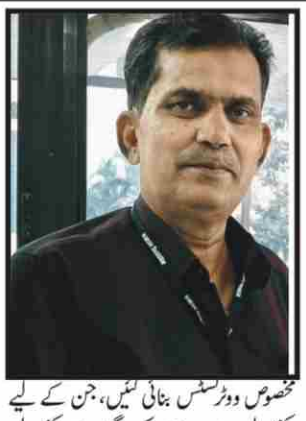

ناندیڑ: 29/اپریل (ورق تازہ نیوز) گزشتہ 30 برسوں سے میونسپل کارپوریشن کے انتخابی شعبے کی ریڑھ کی ہڈی سمجھے جانے والے انتخابی ماہر اور دفتر سپرنٹنڈنٹ اختر بیگ انعامدار 30 اپریل 2025 کو مقررہ مدتِ ملازمت مکمل ہونے پر میونسپل کارپوریشن کی خدمات سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔ انعامدار صاحب کو میونسپل کارپوریشن کے انتخابی امور کے انچارج کے طور پر جانا جاتا تھا۔ ان کے ذریعہ، سابقہ ناندیڑ میونسپل کونسل سے لے کر موجودہ میونسپل کارپوریشن کے دوران تقریباً چھ انتخابات بخیر و خوبی انجام دیے گئے۔ اختر بیگ انعامدار کی تقرری سن 1987 میں سابقہ ناندیڑ میونسپل کونسل میں یومیہ اجرت پر کلرک کے طور پر ہوئی تھی۔ میونسپل کارپوریشن کے قیام کے بعد، انتخابی عمل جیسے وارڈ سازی، ووٹر لسٹ، انتخابی افسران کی تقرری و تربیت اور ووٹوں کی گنتی وغیرہ کے تمام کام میونسپل کارپوریشن کے ذریعے انجام دیے جاتے ہیں۔ ناندیڑ میونسپل کارپوریشن میں یہ ذمہ داریاں انہوں نے سابق ڈپٹی کمشنر جناب رتن؟؟؟ واگھمارے کی نگرانی میں بخوبی ادا کیں۔ 2007 کے عام انتخابات میں پہلی بار EVM مشینوں کا استعمال کیا گیا تھا، اور ووٹنگ کا عمل شفافیت اور کامیابی سے مکمل ہوا۔ اسمبلی کی ووٹر لسٹ کی بنیاد پر چار وارڈز کی مخصوص ووٹر لسٹس بنائی گئیں، جن کے لیے کنٹرول چارٹ تیار کیے گئے۔ ان کنٹرول چارٹس کو ریاستی الیکشن کمیشن نے سراہا اور ان کا استعمال دیگر میونسپل کارپوریشنز کے لیے بھی کیا گیا، جس پر متعلقہ کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور افسران کو تعریفی اسناد سے نوازا گیا۔ اس کامیابی میں انعامدار کا خاص کردار تھا۔ 2014 میں انتخابی معلومات کو عام فہم زبان میں فراہم کرنے کے لیے، حکومتِ مہاراشٹر نے ڈاکٹر شریکر پردیسی کی صدارت میں ایک کمیٹی بنائی، جس میں جناب رتناکر واگھمارے (ڈپٹی کمشنر، ناندیڑ میونسپل کارپوریشن) اور سنتوش پاٹل (ریجنل آفیسر) شامل تھے۔ ان کے ساتھ مل کر انعامدار نے FAQ (اکثر پوچھے گئے سوالات) تیار کرنے میں سرگرم کردار ادا کیا، جسے جون 2015 میں مہاراشٹر کے گورنر اور ریاستی الیکشن کمشنر نے جاری کیا، اور آج بھی یہ مواد کمیشن کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ 2017 کے میونسپل الیکشن میں مہاراشٹر میں پہلی بار VVPAT مشینوں کا آزمائشی استعمال کیا گیا، تاکہ شفافیت کو فروغ دیا جا سکے۔ ووٹوں کی کامیاب گنتی کے لیے متعلقہ افسران کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، اور اس پورے عمل میں انعامدار نے اہم کردار ادا کیا۔ اسی طرح 2018 میں ریاستی الیکشن کمیشن کی 25ویں سالگرہ کے موقع پر "جمہوریت، انتخابات اور اچھی حکمرانی" پر ناندیڑ میں ڈویژنل کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی موٴثر منصوبہ بندی میں بھی انعامدار کا کلیدی کردار رہا۔ انعامدار نے 1992 کی میونسپل کونسل کے الیکشن اور 1997 سے 2017 تک کے چھ میونسپل کارپوریشن انتخابات کے علاوہ دیگر ضمنی انتخابات، لوک سبھا، اسمبلی اور ضلع پریشد کے انتخابات میں بھی کامیابی سے خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی خدمات سے میونسپل انتخابی عمل میں جو معیار قائم ہوا ہے، وہ ناقابلِ فراموش ہے۔ تاہم ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد پیدا ہونے والا خلاء پُر کرنا میونسپل انتظامیہ کے لیے ایک بڑا چیلنج ہوگا۔

ڈاکٹر فرناز بیگم کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض

ناندیڑ: (راست) سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی، ناندیڑ نے فرناز بیگم بنت سید اکبر صاحب کو انگریزی زبان و ادب پر تحریر کردہ ان کے مقالہ بعنوان *A comparative study of selected plays by Mahesh Elkunchwar and Sam Shepard* پر انہیں پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری کا اہل قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ریسرچ گائیڈ ڈاکٹر لکشمن ڈی۔ جوگدنڈ کی نگرانی میں لکھا تھا۔ ڈاکٹر فرناز بیگم مدینہ نگر ناندیڑ کے ساکن قاضی محمد مکثر الدین فاروقی وسیم کی اہلیہ اور ڈاکٹر قاضی محمد قطب الدین فاروقی ایسوسی ایٹ پروفیسر ایس پی لا کالج ناندیڑ کی بہو ہیں۔ ان کی اس شاندار کامیابی پر رشتہ داروں، اساتذہ اور دوستوں نے انہیں مبارکباد دی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

بدھا آثار قومی عجائب گھر پہنچیں گے

نئی دہلی۔ 29 اپریل۔ ایم این این۔ وزارت ثقافت، حکومت ہند بین الاقوامی بدھسٹ کنفیڈریشن (IBC) نئی دہلی کے تعاون سے پہلی بار ویتنام میں اقوام متحدہ (UN) کے یوم ویساک کی تقریبات کے دوران ویتنام میں بدھا کے مقدس آثار کی نمائش کا انعقاد کرے گی۔

بسمت نگر میں درگاہ حضرت مولوی عبدالجبار قبلہ کے 60ویں تقریب عرس شریف کا کامیاب انعقاد

بسمت: (راست) ضلع ہنگولی کے شہر بسمت نگر میں واقع درگاہ حضرت سید مولوی عبدالجبار چشتی عرفانی قبلہ ? کا 60 واں عرس شریف انتہائی تزک و احتشام سے موجودہ صاحب سجادہ نشین حضرت عبدالخلیل قبلہ کی سرپرستی میں اور حکیم حضرت عمر بن احمد المعروف فیض علی شاہ عرفانی قبلہ (سنگاریڈی) کی نگرانی میں تقریب عرس شریف کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ مورخہ 22 اپریل 2025 مطابق 23 شوال المکرّم 1446ھ بروز منگل بعد نماز عصر درگاہ شریف سے برآمد ہوا۔ اور شہر کے علاقے کا گشت کرتے ہوئے درگاہ شریف میں پہنچا اور بعد نماز عشاء صندل مالی، غلاف، چادر گل، عطر پوشی برمزار اقدس؟ مراسم ادا کی گئی، فاتحہ خوانی، صلوا؟ السلام کا اہتمام عمل میں آیا۔ اور مورخہ 23 اپریل 2025 مطابق 24 شوال المکرّم 1446ھ بروز چارشنبہ سرکاری دواخانہ میں سابق پولیس انسپکٹر جانب مصلح الدین صدیقی عرف راجو صدیقی اور ڈاکٹر حضرات کے ہاتھوں پھل مریضوں اور انکے ہمراہ لوگوں کو تقسیم کیا گیا۔ بعد نماز مغرب اللہ کے فضل عنایت سے 5 کنٹل کا لنگر بلا مذہب ہار خاص و عام میں تقسیم کیا گیا۔ بعد نماز عشاء محفل سماع کا انعقاد عمل میں آیا۔ حیدرآباد کے مشہور قوال جانب اصرار نظامی صاحب نے اپنے بہترین انداز مے محفل سماع کو سجایا۔ 24 اپریل 2025 مطابق 25 شوال المکرّم 1446ھ بروز جمعرات بعد نماز فجر ختم قرآن مجید، فاتحہ خوانی، چادر و گل پیش کیا گیا۔ اور اس طرح سے ارس شریف کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ عرس شریف میں تلنگانہ، حیدرآباد، سنگا ریڈی، کرناٹک اور مہاراشٹرا کے شہر و دیگر اضلاع سے کثیر تعداد میں زائرین معتقدین و مہمانان سجادہ نشین، مشائخین، علماء دین و معزز شخصیات نے شرکت کی۔ مہمانان و زائرین کے لیے انتظامیہ نے بہترین انتظام فرمایا۔ انتظامیہ کے ذریعے امسال 60 واں 3 روزہ عرس شریف میں نیاز لنگر شریف کہ اہتمام پر کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔

زکوة سینٹر انڈیا، یونٹ ناندیڑ

اعلان

ذریعہ ہذا عوام الناس کو اطلاع دی جاتی ہیں کہ زکوة سینٹر انڈیا یونٹ ناندیڑ کی جانب سے 2025-2026 کے لیے زکوة کے مستحق افراد کے لیے مندرجہ ذیل مصارف کے تحت درخواست مطلوب ہے۔ زکوة کے مستحق افراد بتاریخ 29/اپریل 2025 تا 10/مئی 2025 تک ضروری دستاویزات کے ساتھ آفس زکوة سینٹر انڈیا، یونٹ ناندیڑ پر جمع کے کروادیں۔

مدات

روزگار پرگرام (2) مواسات پروگرام-3) پوسٹ میٹرک کورس اسکالرشپ

آفس اوقات: صبح 9:30 بجے تا ظہر۔ شام 5:30 تا رات 9 بجے

پتہ: عمران ٹاور عمر کالونی دیگلور ناکہ، ناندیڑ۔

فون نمبر 8530407428

نوٹ: آفس اوقات میں ہی فون کریں۔

جاوید لطف اللہ	محمد ظہور احمد
صدر زکوة سینٹر انڈیا یونٹ ناندیڑ	سیکریٹری زکوة سینٹر انڈیا یونٹ ناندیڑ

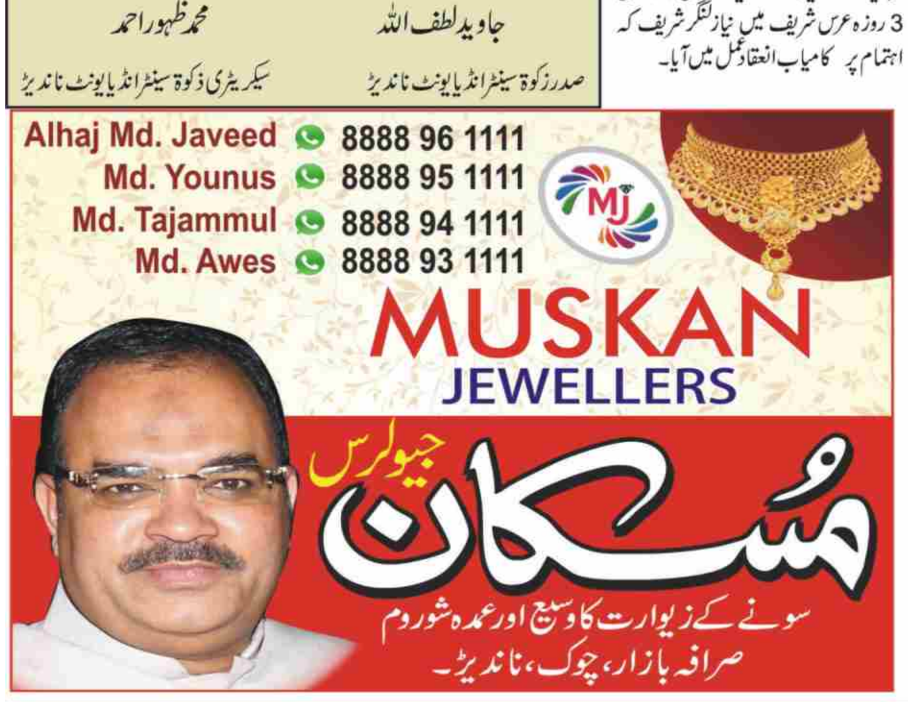

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار، ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ آ یڈ یٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔